همراه کشمیری

آوارہ احساس

قیمت ۱۰ دس روپے

آوارہ احساس

پہلی بار ◆ ۱۹۸۰ء

تعداد ✿ ۵۰۰

حق اشاعت ☆ مصنف

قیمت ☆ دس روپیا

کل صفحات ☆ ۱۴۸

سرورق ڈیزائن ☆ ہمراہ کشمیری

کتابت ☆ ہمراہ کشمیری

تقسیم کار:-

ہمراہ دارالاشاعت

سید کریم - بارہ مولہ - کشمیر ۱۹۳۱۰۱

د
ان
ت
سَاب!
چ
ن
د
ح
ا
د
ث
ا
ت
ک
ے
ن
ا
م

آوارہ احساس

پیشِ لفظ

جوگندر پال

"آوارہ احساس" کے مصنف کے یہاں "اظہار" کی بڑی بے چین خواہش ہے۔ اس بے چین خواہش کے باعث وہ اپنی دھن میں واقعات کی کتول بھولیوں میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ اور جدھر بھی نکل جاتا ہے۔ خیالات کی چیلیں اس کے ذہن پر منڈلاتی رہتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایسی ہی ذہنی سرگرمی رکھنے والے کو بالآخر تجسس اور تحیر کی لمبی راہوں پر ڈال دیتی ہے۔ اور اپنے اس طویل سفر کے دوران ہوتے ہوتے وہ فن کی کڑی منزلوں کو پار کر ہی لیتا ہے۔ جہاں سے گذر کر اسے آگے پہنچنا ہوتا ہے۔ اس کی بے کلی بنی رہی اور لبوں پر شوق تجسس کا سلسلہ نہ ٹوٹا تو اپنے پُر پیچ گوشہ تنافی راستوں میں کھو کھو کر وہ ان شاہراہوں پر آ ہی پہنچے گا۔ جو ہم کی نظروں میں آباد ہیں!

اس کے تیور دیکھیے۔

میں ایک افسانہ نگار ہوں،

خونِ جگر سے ایک کہانی لکھ رہا ہوں،

اس کہانی کا عنوان "تخلیق" ہے؟

اس کہانی کا مرکزی رول میں خود ادا کرتا ہوں
"تخلیق کا کرب"

جو مصنف اپنے تخلیق کے کرب میں مرکزی رول ادا کرنے پر آمادہ ہو۔ وہ کچا کچا ہی لوٹ جانے کی بجائے پک پک کر بڑا بکا پھوٹتا ہے۔ ریاض اور عبادت کا اعجاز اپنے آپ اس کے ادراک اور اظہار پر قابو کرنے چلا جاتا ہے
بس اہم بات یہ ہے کہ اس کی کمزلبتگی کے اسباب بنے رہیں۔

آج جبھی جب میں نے اندر کا ہاتھ دیکھا
وہ رونے لگی" بولی
"سنجونی تمہارے بغیر مجھے کسی اور نے دھوکہ نہیں دیا ہے"!
("لڑکیوں کے شہر میں اکیلا آدمی")

کسی نئے نئے پیڑ کے پہلے پھل سے اتنا تو پتہ چل جاتا کہ پیڑ پورا اونچا نکل آیا۔ تو اس کے پھل کے رس بھرے گھونٹ کتنے پر ذائقہ ہوں گے۔
جب شہنائی بجتی ہے
دل تیزی کے ساتھ ڈھڑکنے لگتا ہے
اور مجھے شہر کی لڑکیاں یاد آتی ہیں

(کنوارا منظر)

۵

کتنی پیاری اور سادہ سی واردات ہے!
اصل معاملہ یہی ہے۔ کہ دل کے تیز تیز دھڑکنے کا
سامان ختم ہونے میں نہ آئے۔ میں امید کرتا ہوں
کہ ہمراہ کشمیری کے دل کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی
چلی جائیں گی۔ اور نت نئی کہانیاں ان دھڑکنوں
سے شہر کی حسین لڑکیوں کے مانند برآمد ہو ہو کر
اُس کے سامنے ناچتی رہیں گی۔ اور یہیں جب لبے
چینی ہی اُس کے جبین کی تَوْہین جا رہے گی۔ تو اس سکون
کے عالم میں وہ ایسی کہانیاں بھی لکھے گا۔ جن میں گھڑی
گھڑی زندگی کی بھی حرکت کا گمان ہو۔ میری امید کو
اس کی اس طرح کی کہانیوں سے تقویت پہنچتی ہے
"الوداع پیار کرنے کے بعد میں نے سوچا کہ
سنتوش اب لوٹ کر میری تعریف کرے گی۔

وہ بولی!
"سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں"۔
مجھے سارے مردوں سے پیار ہے۔

"جب چاندنی بک جاتی ہے"۔

عصریت کے شعور کی ایسی ہی پھبن تصویر کی زندگی
کا باعث ہوتا ہے۔ افسانچے کی ساری طوالت اس کے
اختصار میں مضمر ہوتی ہے۔ اختصار ایک کام
ہے کہ اندھا کر دیتا ہے مگر ایک بار آ جائے تو
انگلیاں آپ ہی آپ دیکھ دیکھ کر اسے خوش اسلوبی
سے انجام دیتی ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ ہمراہ کشمیری کا موجودہ
بکھراو اور رش اس کے مستقبل کی فہم پذیر کیفیات
کی علامتیں ہیں۔ آج وہ ایسے نظر نہ آئے۔ تو کل ویسے
کیوں کر نظر آئے گا؛ اس کے آج منظر میں اس کا وہ
منظر بھی محسوس ہوتا ہے

جوگیندر پال

آدمی کا دھرم دولت ہے۔ آدمی اپنا نام اور شہرت پانے کے لئے صبح سے شام تک کافی محنت کرتا ہے۔ وہ کام میں اتنا مصروف رہتا ہے کہ اسے کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ملتی ہے۔ اس حال میں وہ ایک بڑی کہانی کو کیسے ایک ہی نشست میں پڑھ سکے گا۔ وہ ضرور اسے حصوں میں بانٹ کر پڑھ سکے گا۔ لیکن ایسا کرنے میں اس کی دلچسپی جاتی رہے گی۔ اس لیے وہ چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہی چن لیتا ہے۔ ان کا آخر وہ آسانی سے بلکہ جلدی مطالعہ کر لیتا ہے۔

آج سائنس کا زمانہ ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی سے ہمارے ماحول میں ایک گہری تبدیلی آئی ہے۔ انسان میں حوصلے کی بلندی اور فکر کی کشادگی پیدا ہو گئی ہے۔ فن کار انقلاب کا حامی ہوتا ہے۔ وہ بھی

اپنے فن میں نئی نئی تبدیلیاں پیش کرتا
رہتا ہے۔ انہی تبدیلیوں کے باعث قلم کار کے
ذہن میں ایک نئی فنی اور جذباتی صورت کا آغاز
ہوا۔

افسانہ نگار نے اس نئی فنی کہانی
تخلیق کا نام "نئی کہانی" دے دیا ہے۔
نئی کہانی جدید دور کی ایک علامت پیدا ہوئی
روایت پسند نئی نسل پر یہ الزام دیتے ہیں کہ وہ ہم سے
رشتہ توڑ رہے ہیں۔
لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ آج کا نوجوان
کتنا ترقی پسند ہے۔ اسے روایت سے کتنی نفرت
ہے۔ نوجوان وقت کے ساتھ ساتھ اپنی پوشاک
بدل دیتا ہے۔ ان بہتر حالات میں وہ اپنے بوڑھے
باپ کی پگڑی کیسے پہن سکے گا۔ سوچنے کی بات ہے
اگر وہ ایسا کرے گا۔ تو کتنا بھدا لگے جائے گا۔
ایک بوڑھا آسانی سے نوجوان بن سکتا ہے۔ لیکن
ایک نوجوان کو بوڑھا بننے میں کافی مشکل پیدا ہو
جائے گی۔ اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ وقت
کی یہ صورت [illegible] چاہئے اگر ایک نوجوان
اور ایک بوڑھے کے رشتوں میں ٹکراؤ ہے

تو اس کی وجہ یہ ہے نوجوان ایک نئی راہ پر چلنا،
چاہتا ہے۔ نوجوان کو کسی نئی راہ پر بے خوف چلنے
سے سکون ملتا ہے۔ اور ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کہ
وہ کوئی نیا تجربہ کر کے کسی نئی راہ پر چلے۔

زندگی ایک تجربہ ہے۔ اس دنیا میں ایک تجربہ
کار آدمی ہی کامیاب رہتا ہے۔ نئی کہانی میں ہمیں
ایک اناڑی نہیں بلکہ ایک تجربہ کار قسم کار نظر
آتا ہے۔ اس تجربہ کار افسانہ نگار میں نظر
کی گہرائی اور احساس کی شدت پائی جاتی ہے۔ اس کے
پاس تجربے مشاہدہ کا ایک بڑا خزانہ ہے۔ وہ فکر
کی دھن میں چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ وہ زندگی سے
بہت قریب رہتا ہے۔ زندگی کا کوئی نتیجہ نکالنے
کے لئے ایسے بڑے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ زندگی کے
[illegible]
جب ایک جدید کہانی کار اپنے تجربے کو کہانی
کے رنگ میں سنوارتا ہے۔ تب اسے چین ملتا ہے
اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ یہاں
یہ پیکر اس کے کہانی کا کردار، اپنا کردار معلوم ہوتا ہے
اور اس طرح ایک کہانی ایک شاہکار
بن جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک کہانی

لکھنے والا۔ حقیقت پسند ہوتا ہے وہ زندگی کی عام باتیں یا کوئی ایسا واقعہ پیش کرتا ہے جو حقیقت پر ہی مبنی ہوتا ہے۔ سچے واقعات ہی ایک قاری کے ذہن پر گہرے نقوش کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ کوئی بھی کہانی گہرے اثرات چھوڑتی ہے۔ تب میں ایسی ایک اچھی کہانی کہتا ہوں۔

اچھی کہانی لکھنا ایک فن ہے

منی کہانیوں میں زیادہ واقعات نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ کسی ایک ہی واقعے کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ قاری کا ذہن ایک ہی تاثر قبول کرے یہ واحد تاثر کسی واحد کردار سے بھی پیدا کیا جاتا ہے میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ منی کہانیوں میں ایک خاص چیز پر دھیان دیا جاتا ہے۔ اور پھر یہی کہانی کا نقطہ عروج بن جاتا ہے

منی کہانی کم سے کم الفاظ میں لکھی جاتی ہے

عام طور پر منی کہانی زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن آج کل ایک منی کہانی ایک منٹ میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جدید کہانی لکھنے والا وقت کی زبردست قدر کرتا ہے۔ اسے ایک ایک منٹ کا احترام اور احساس ہے۔ اور وہ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

منی کہانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شاعری سے کافی قریب ہوتی ہے۔ منی کہانی پڑھ کر ناری قلبی سکون حاصل کرتا ہے۔ یہ خوبی ہمیں رقص، موسیقی، سنگ تراشی اور شاعری میں نظر آتی ہے۔ اسی لیے منی کہانی کو ہم فنون لطیفہ میں شمار کرتے ہیں۔

زندگی واقعات کا ایک مجموعہ ہے۔ زندگی میں بے شمار واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ جب کوئی واقعہ انسان کی زندگی پر اثر ڈالتا ہے۔ تو اس واقعہ سے اس کے ذہن میں بہت سی نفسیاتی کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب کوئی آدمی ساحل پر بیٹھ کر کچھ سوچتے سوچتے دریا میں کنکر مارتا ہے۔ دریا میں دائرے بن جاتے ہیں ان دائروں میں اس کے ذہن میں بیتے ہوئے واقعات آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ اور اسے بے شمار لوگ یاد آتے ہیں۔

اُس کے دل میں سوئے ہوئے جذبات پھر سے جاگ اٹھتے ہیں۔ گزری ہوئی زندگی جیتی جاگتی نظر آتی ہے۔ یہ نفسیاتی کیفیاتیں اس وقت بھی پیدا ہوتی ہیں جب کوئی آدمی آئینہ میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ یا جب کوئی آدمی کسی بچھڑے ہوئے دوست کا فوٹو دیکھتا ہے اخبار، کتاب کے مطالعہ کے دوران یا دیگر واقعات سے بھی ایسی بے شمار نفسیاتی کیفیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ ہم کل کے واقعات بھی خوب ستاتے رہتے ہیں۔ اسلئے انسان کی زندگی ماضی حال اور مستقبل کا آئینہ بن جاتی ہے جدید افسانہ نگار کے لئے ان نفسیاتی کیفیتوں کا سمجھنا اور مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ ہمیشہ نئے نئے تجربات پر زور دیتا ہے جب نفسیاتی کیفیتوں کو تجربے کے طور پر انسانے میں سمو دیتا ہے۔ اسے اپنے تجربے میں زبردست کامیابی ہوتی ہے۔ اور اب افسانہ نگار اپنی کہانی کو تحقیقی تسلسل میں بیان کرنے کے بجائے انسانی ذہن اور اس کے شعور کی تصویریں ہمارے سامنے لاتا ہے وہ خارجی واقعات کے بجائے انسان کے شعور کی اصلی فطری پیدائشی یعنی داخلی حالات کو ہی کہانی بنا دیتا ہے۔ جدید کہانی کی بنیاد صرف حقیقت پر مبنی ہوتی چاہیئے۔ انسان جو کچھ دیکھتا ہے وہ اس کے لئے ایک حقیقت ہے زندگی کی بے شمار حقیقتیں ہیں۔ ان ان گنت حقیقتوں

میں ہمارا شعور بھی آتا ہے۔ سائنس نے ہمیں حرکت میں ڈالا ہے۔ نئے نئے تجربات سے بھی ہماری زندگی درہم برہم ہو گئی ہے ہمارے چاروں اور جنگ ہی جنگ ہے۔ نئے نئے فتنوں نے گھیر لیا ہے سکون کہیں ملتا ہے ہم عجیب انتشار میں گرفتار ہیں۔ ان بدلتے ہوؤں کے سبب ہمارے شعور میں بھی کوئی ربط اور ترتیب نہیں رہا ہے۔ اس لیے ترتیب شعور سے ہماری کہانی بڑی متاثر ہوئی ہے کہانی کے پلاٹ اور کیریکٹر میں بہت سی نئی اور فنی تبدیلیاں آئی ہیں۔

ایک کہانی میں کسی خوب صورت واقعہ کی فنی ترتیب کو پلاٹ کہتے ہیں۔ دیکھا اچھے پلاٹ میں تازگی کا احساس پیدا ہوتا ہے لیکن نئے فن کاروں کے مطابق اب کہانی کا پلاٹ ایک مصنوعی چیز ہے اور اسے غیر ضروری سمجھ کر بہتوں نے اس کا وجود ہی ختم کر دیا ہے۔ ایسی کہانیاں لکھی جاتی ہیں جن کے پلاٹ نہیں ہوتے ہیں۔

سائنس اور نفسیات نے ایک فن کار کو قید سے آزاد کیا ہے۔ جس کی وجہ سے کہانی کی ہیئت پر بھی گہرا اثر پڑا ہے۔ نئی کہانی کے کردار کو سمجھنا اتنا مشکل بن گیا ہے کہ کہانی ختم ہونے کے بعد بھی ہم کردار کی صحیح عکاسی پر شک کرتے ہیں۔

اس کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر نئی کہانی میں کرداروں کو متعارف نہیں کیا جاتا ہے۔ ایک جدید افسانہ نگار الفاظ کے انتخاب میں بہت سنجیدہ نظر آتا ہے۔ وہ ایک ہی اشارے میں کسی فرد کا کریکٹر کھول دیتا ہے اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ قاری جدید افسانہ نگار کے اشاروں کو سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے ان نئی کہانیوں کو پڑھ کر ایک قاری کو ان کے بے مقصد ہونے کا شدید احساس ہوتا ہے جدید کہانی کے کردار کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کے شعور میں کوئی خوف نہیں ہے۔ اس لئے اسے سچ کہنے میں جھجک محسوس نہیں ہوتی ہے۔ وہ اپنی برائی پر پردہ نہیں ڈالتے ہیں اور اپنی اچھائی کو بھی چھپاتے نہیں۔ وہ مخصوص اثرات اور وقت کی ترقی کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ جب ایک افسانہ نگار اشاروں کے بجائے اپنی بات بڑی آسانی اور آزادی کے ساتھ کہتا ہے

اس کے سیدھے سادے اور معصوم انداز سے قاری کو بڑی ہی لذت ملتی ہے

چوں کہ جدید افسانہ نگار کا شعور آوارہ یا دل کی طرح بھٹکتا ہے۔ اس لئے جدید کہانی میں کوئی واضح آغاز اور انجام بھی نہیں ہوتا ہے۔ لیکن میں اس بات پر کافی زور دیتا ہوں کہ اچھی کہانی کی کامیابی کا راز اس کے انجام پر بھی ہوتا ہے۔ کہانی کا اختتام اگر فطری ہو تو یہ ایک موثر کہانی بن سکتی ہے

میں اکثر اس مسئلے پر زیادہ دھیان دیتا ہوں کہ خون جگر سے لکھی ہوئی کہانی اس طریقے سے پیش کروں کہ یہ پڑھنے والوں کے لئے سب سے زیادہ دلچسپ اور موثر بن سکے اور ان کے ذہن پر ایک نیا اور تازہ تصور پیدا کر سکے۔ جس انداز سے بھی کہانی لکھی جائے اس میں کہانی پن کا ہونا ضروری ہے کہانی پن کا مطلب ہے کہ جس مسئلے کو ہم نئی انداز میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے یا موضوع کے ساتھ انصاف کیا جانا چاہئے۔

اس میں شک نہیں کہ ایک تخلیق کار عام لوگوں سے مختلف ہوتا ہے ورنہ وہ شعر نہیں کہے گا۔ افسانہ نہیں لکھے گا لیکن ساتھ ساتھ وہ سماج میں ایک فرد بھی ہے اور عام لوگوں کی طرح سماج کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے سماج میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں وہ ٹھیک طرح سے

محسوس کرتا ہے اور آج کا افسانہ نگار سماج کے جانے پہچانے
مسائل کو ہی قلم کی زینت بناتا ہے۔ تخلیق کار کا کام بھی زندگی
کا کوئی مسئلہ پیش کرنا ہے۔ مسئلے کا حل تلاش کرنا اسکی فنی ذمہ
داری نہیں ہے۔۔ آج کون ذہین نہیں ہے؟ اس لئے آج کا
افسانہ نگار قاری کو اکثر ایک دو راہے پر کھڑا کرتا ہے ۔
یہاں آکر قاری خود سوچنے لگتا ہے کہ تخلیق کار کے پیش
کئے ہوئے مسئلے کا کیا حل ہو سکتا ہے

میں اپنے یہ حسین احساسات اور جذبات ایک
خاص فنی انداز میں پیش کرتا ہوں۔ آپ ان کا غور سے
مطالعہ کریں اور اپنی نیک رائے سے نوازیں۔

نومبر سنہ ۱۹۸۰ء

ہمراہ کشمیری
شعبۂ کمسٹری
ایس پی کالج
سرینگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

نیلام

چند اسٹالوں کے آس پاس کافی لوگ جمع ہوئے تھے
ایک بہت بڑے میدان میں۔ یہ اسٹال بڑی
خوب صورتی کے ساتھ سجائے گئے تھے
ان اسٹالوں پر شہر کی حسین لڑکیاں نیلام ہو رہی
تھیں
"ایک ہزار"
"ایک ہزار"
"ایک ...."
میں نے تیزی سے آگے بڑھنے کی کوشش کی
لیکن آصفہ جو میرے ساتھ میلے میں شرکت کرنے کے لئے آئی
تھی نے یہ کہہ کر روک لیا
"حسین لڑکیاں دلوں پر اپنا راج کرتی ہیں
حسین لڑکیاں غلام نہیں بنتی ہیں

زمین کا عذاب

مسکراہٹ عبادت ہے
مسکراہٹ، غم کا علاج ہے
طبیعت کا رومانی ہونا بھی باعث عذاب ہے
عالیہ۔! ڈولی میں چڑھنے سے پہلے تم اپنی چھوٹی بہن
سے کہتا جب کوئی محبت کا پیاسا تمہارے گھر آئے گا
تو اسے دیکھ کر اپنے نازک ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا کرنا
تم تو جانتی ہو کہ مسکراہٹ کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ
سکتا ہے۔ یہ جدائی کا احساس آدمی کو بڑی طرح
زخمی کر دیتا ہے!

ایک ادھوری کہانی

ایک خوب صورت نوجوان ہوتے ہوئے
بھی اس وقت اپنے بڑھاپے کا احساس
ہوا جب سنیتا نے مجھے "انکل جی" کہہ کر پکارا

★

جب چاندنی بک جاتی ہے

الوٹ پیار کرنے کے بعد میں نے سوچا
کہ سنتوش اب لوٹ کر میری تعریف کرے گی
وہ بولی:
"سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں
مجھے سارے مردوں سے پیار ہے" !

موسم کا سفر

"ہائے رام
اب کیا ہوگا
ممی آگئی، ابھی دستک دے گی
وہ ہم دونوں کو مار ڈالے گی
وہ ساڑھی کی سلوٹیں ٹھیک کرتی ہوئی بولی
" جلدی جلدی پتلون پہن لو
یہ ننگی تصویریں بھی کہیں چھپا دو

دل اور محبت

کیبن میں افسانہ نے پھر وہی الفاظ دُہرائے
" میں تمہیں سب کچھ دے سکتی ہوں
مگر دل کے سوا " !!

فن کار

وہ گھر لوٹ آیا۔
خالی کشکول بہو کی بیٹی کے ہاتھ میں دیکر بولا
جب زندگی بڑھ جاتی ہے تو اس کا دام بھی
گھٹ جاتا ہے
جب میں تمہاری طرح جوان تھا میں نے
بہت پیسے کمائے
لیکن اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں
ایک بوڑھے کی کوئی قیمت نہیں ہے
لوگ خوب صورتی چاہتے ہیں

لڑکیوں کے شہر میں اکیلا آدمی

آج بھی جب میں نے اندر کا ہاتھ دیکھا
وہ رونے لگی، بولی،
"نجومی! تمہارے بغیر کسی اور نے مجھے دھوکا
نہیں دیا ہے

انجام

جب سورج غروب ہوتا ہے
چہرے پر اداسی چھا جاتی ہے
ذہن کشمکش میں مبتلا ہوتا ہے

جائزہ

کبھی کبھی
جب میں اپنے دوستوں کے حالات کا جائزہ لیتا ہوں
تب میں اپنے آپ کو ایک بہت بڑا مہاتما سمجھتا ہوں

خوف

لوگو
سچ کہتا ہوں
مجھے اپنے سائے کا بھی خوف رہتا ہے

رفتار

ہم سب گردش کے مہمان ہیں
ہم رات اور دن کے مسافر ہیں
ہم سب کی منزل ایک ہے
لیکن منزل تک پہنچنے کے لئے ہماری رفتار مختلف ہے

کنوارا منظر

جب شہنائی بجتی ہے
دل تیزی کے ساتھ دھڑکنے لگتا ہے
اور مجھے شہر کی حسین لڑکیاں یاد آتی ہیں!

زندگی

کاغذ کی ایک ناؤ
جو
آگ کے دریا میں
بہتی ہے!!

جلن

خوب صورت نوجوان لڑکیوں کا مزاج بھی کتنا عجیب ہوتا ہے۔ یہ خوبصورت لڑکیاں مرد کو اس طرح اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ جیسے آگ۔ لکڑی کو۔ اور پھر جب کسی خوب صورت مرد کے ساتھ کئی اور لڑکیاں دیکھتی ہیں تو ان میں زبردست جلن پیدا ہوتی ہے

میں اس ساحل پر فرصت کے لمحات گذارنے گیا۔ لیکن بیوی کی موجودگی میں اس روز کوئی بھی نوجوان لڑکی میرے پاس آٹو گراف لینے کے لئے نہیں آئی۔

ایک گلی کی کہانی

کسانوا ۔ پھر وہی بات
انسان کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے
لیکن تم ابھی بھی ـــــ ویسے کے ویسے ہو
اپنی زندگی سنوارو
ایک پل کی بھی بھاری قیمت ہوتی ہے "۔

دھوپ چھاؤں

ایک سفید چہرہ
ایک سیٹھ کو غور سے دیکھ رہا ہے
سوچ رہا ہے
کاش میں اس کو مار ڈالتا
اس کے قیمتی کپڑے خود پہنتا
اس کی دولت سے زندگی کا ایک خوب صورت مزہ لیتا !!

یہ عزت کس نے ایجاد کی
کہاں سے وہ ؟
مار ڈالو اس کو

دوپہر کا مزدور

بابوجی آپ پردیسی ہیں،
آپ کو معلوم نہیں۔ یہ ہوٹل والے بیاحوں کو لوٹتے ہیں
ان ہوٹلوں کا انتظام بھی بہت ہی خراب ہے
اس گلی میں ایک مکان ہے۔ آپ یہاں بڑی خوشی سے رہ سکتے
ہیں۔ یقین کیجئے۔ آپ کی اچھی سروس ہوگی"،
"بوڑھے، تم کیا میری سروس کرے گا"
بوڑھا بولا
میں نہیں۔ گھر کی ایک مسکراتی کلی تمہاری دیکھ بھال کریگی
میں کچھ دیر خاموش رہا۔
اور اس نے مسکراتے ہوئے میرا سامان اپنے کندھے پر اٹھایا۔

ماہ پارہ کشمیری

پہچان

زندگی ہل چل ہے
زندگی میں کبھی ایسے واقعات بھی رونما ہوتے ہیں
جب انسان اپنے آپ کو بھی پہچان نہیں سکتا ہے
میں اسے غور سے دیکھتا رہا
"کیا نام ہے تیرا؟
کون سا مذہب اپناتے ہو؟"
میں کوئی جواب نہ دے سکا
میں اسے غور سے دیکھتا رہا!

پتھر کا آدمی

تالیوں سے ہال گونج اٹھا
ایک آرٹسٹ کی حوصلہ افزائی ہوئی
اس نے بنایا
شیشے کی دھرتی پہ
پتھر کا آدمی

برف کا آدمی

ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کے بعد
اخباری نمائندوں سے ایک ملاقات کے دوران
اس نوجوان نے کہا
"پاگلوں پر پانچ سال کی تحقیق کرنے کے بعد میں اس
نتیجے پر پہنچا
دنیا کے سارے لوگ پاگل ہیں" ...۔
کچھ عجیب حرکتیں کرنے کے بعد اس نے اپنا جوتا پاؤں سے
نکال کر اپنے سر پہ رکھ دیا۔ سامنے موجود ایک بوڑھے اخباری نمائندے
کے چہرے پہ تھوک دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے اتارنے شروع
کئے۔ بٹن کھولنے کے بعد جب اس نے ناچنا شروع کیا تو ——
...... ۔
لوگوں میں ڈر پیدا ہو گیا۔
کچھ منٹوں میں سارا کمرہ خالی پڑا
اندر کی اس کی تصویریں کھینچنے میں مصروف رہا
ایک انسانی ذہن بجلی کی رو سے بھی تیز ہے۔ یہ ساری کائنات ذہن
ہی کی پیداوار ہے۔ ایک ذہن بذات خود ایک مشین ہے۔ جب مشین
پرزے خراب ہوتے ہیں تو اس وقت ایک آدمی کو پاگل کہا
جاتا ہے

بدلتے رشتے

○

بستر پر لیٹی ہوئی اس پرشباب جوانی کو میں نے پوچھا
"تمہیں ڈاکٹر کا انتظار رہتا ہے یا میرا؟
وہ بولی
آج کے یہ ناتجربہ کار ڈاکٹر ایک صحت مند انسان کو بھی بیمار بنا دیتے ہیں۔ اکثر مریضوں کو ذبح خانہ کے بھیڑ تصور کرتے ہیں لیکن تمہارے خیالات اور جذبات نے میرے ذہن کو کافی متاثر کیا ہے۔ کتنے عظیم شاعر ہیں آپ؟ آپ میری روح کے علاج کرتے ہیں۔ تم سے مل کر میں سکون پاتی ہوں۔ تم سے اچھا اور کوئی نہیں ہے"!

○

ایک سال بیت گیا۔ ان کی شادی ہوئی۔ ایک دن ہم نے سینما خانے کا پروگرام بنایا۔ سینما جاتے جاتے میں نے ان سے پوچھا
"تمہیں میرا انتظار رہتا ہے یا اپنے پتی کا"؟
"بے چارہ پتی پرائمری سکول کا استاد ہے۔ ہر وقت دماغ چاٹتا رہتا ہے۔ استاد بھی صاف ستھرے ذہن کے مالک نہیں ہوتے ہیں وہ میرے لئے ایک الجھن ہے۔ تم۔ میرے "آج اور کل" کی شمع ہو تم سے مل کر میں سکون پاتی ہوں۔ تم سے اچھا کوئی اور نہیں ہے

○

ایک اور سال بیت گیا - کافی ہاؤس بوائے نے اس سے پوچھا
" تمہیں میرا انتظار رہتا ہے یا کار ریس چیمپین کا ؟
وہ بولی۔

کار ریس چیمپین مجھے بہت پیار کرتے ہیں۔ ہم دونوں کار میں بیٹھ کر سارے شہر کا چکر لگاتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ ایک اچھے پاپ سنگر بھی ہیں۔ تیز رفتار آدمی سے زیادہ کر واقعی سکون پاتی ہوں۔ وہ سب سے اچھے آدمی ہیں۔ وہ آپ سے بھی اچھے ہیں

کاروبار

میں کافی حیران ہوا
جب یہ کہہ کر اس نے میری راہ روک لی۔
"شام کو مل رہی ہوں"
دس روپیا کی سخت ضرورت ہے
حالات تیزی سے بدل جاتے ہیں۔ حالات
کا سامنا کرنے سے ایک انسان تجربہ کار بن جاتا ہے۔ یہ
پریم، یہ خوبصورتی۔ جس پر ہم نوجوان فدا ہوتے ہیں دراصل
کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ تو ایک دکھاوا ہے۔ میں نے
یہ کل بھی کہا آج بھی کہتا ہوں۔ کہ عورت کے مختلف چہرے
ہیں۔ عورت کا معیار کافی گر گیا ہے

لمحے کی اتھکاوٹ

یہ لوگ کتنے عجیب ہیں۔ ان کا کردار بھی عجیب ہے۔ یہ لوگ
چلتی ہوئی گاڑیوں میں سوار ہوتے ہیں۔ بس میں موجود مسافروں
کو باہر بھی آنے نہیں دیتے ہیں ۔۔۔۔۔
ایک بس اسٹیشن زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ وہ جگہ
ہے جہاں مختلف لوگ نظر آتے ہیں۔ یہ وہ
جگہ ہے جہاں لوگ ملتے ہیں، بچھڑ بھی جاتے ہیں
بھاری سامان کو سیٹ آف کرنے کے بعد شکیلہ نے اپنے ہاتھوں
میں میرا ہاتھ لے لیا
خوبصورتی قدرت کی ایک خوبصورت ادا ہے۔ خوبصورتی
قدرت کی جان ہے۔ خوبصورتی کا تحفظ فرض اولین ہے۔ لڑکیوں
کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی کا پوری طرح تحفظ
کریں۔ جو لڑکیاں اپنے جسم اور خوبصورتی کا تحفظ نہیں کرتی ہیں
واقعی بدنصیب ہیں۔ کیونکہ وہ قدرت کے اس قیمتی نذرانے
سے محروم رہتی ہیں ۔۔۔۔ مرد اور عورت کے درمیان نفرت
پیدا کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے
"مجھے دیکھ کر ۔۔۔۔ شاعر صاحب تمہارا موڈ آف کیوں ہوا۔"

تمہارے ماتھے پر شکنیں کیوں پیدا ہوئیں"۔
"میں تمہیں اچھی نہیں لگتی ہوں۔"؟
بہت دنوں کے بعد دل مل رہے ہیں چلو کلب چلیں"۔
" دل ہی دل میں.... میں سوچتا رہا۔ اگر شکیلہ واپس ہی چلی جاتی تو کتنا اچھا ہوتا !!

انگارے

زمانے کی ترقی کا مطلب یہ نہیں کہ غریبی کا جنازہ اٹھایا گیا ہے۔ غریبی ابھی بھی زندہ ہے اور بھی زندہ رہے گی۔ پیٹ اگر خالی ہو تو انسان کا ضمیر بھی ڈگمگاتا ہے۔ انسان اپنی آزادی، اپنے احساس، اور اپنی خودی تک بھی چھوڑ کا رہا ہے کائنات کی تمام خوب صورت اشیاء غریب پر بے زار رہتی ہیں سچ مانو، غریبی کا دوسرا نام لعنت ہے۔ دنیا کے باشعور لوگو، غور سے دیکھو۔ یہ غریب کس طرح اپنی زندگی گذارتے ہیں ـــ!

پیٹ کی پوجا کرنے کے لئے ساہوکار سے ایک ہزار روپیا قرضہ لینا پڑا، جس کی ادائگی کے لئے مجھے پانچ سال کی غلامی کرنا پڑی۔ غلامی میں اس وقت چھ مہینے کی چھوٹ ہوئی۔ جب ساہوکار نے میری نوجوان بیوی کو جسم بیچنے پر بھی مجبور کیا۔

اپنا گھر کی بات

"میری محبت!
حسن کو معاف نہیں کیا جا سکتا ہے
محبت کی تلوار، میری گردن پہ ہے بہتری اسی میں ہے کہ کاٹ دو میری گ
محبت پہ قربان ہونا عبادت ہے
کیا دیکھتے ہو میری طرف۔ چلو میں اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہوں
تاکہ تمہیں مجھ پہ رحم نہ آئے!!!
یہ سن کر میں نے آہستہ آہستہ اس کی گردن سے تلوار اٹھائی
میں حیران ہوا۔
میں نے بار بار سوچا
کیا محبت پر مرنے والے ابھی بھی زندہ ہیں؟
زندگی میں ایسا وقت بھی آتا ہے۔ جب ایک
نوجوان آئینہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن اسے اپنی شکل کے
ساتھ کسی اور کی شکل نظر آتی ہے۔ زندگی کے موڑ پر کافی ہل چل
مچ جاتی ہے

تخلیق کا کرب

میں ایک افسانہ نگار ہوں۔
خونِ جگر سے ایک کہانی لکھ رہا ہوں۔
اس کہانی کا عنوان "تخلیق کا کرب" ہے
اس کہانی کا مرکزی رول میں خود ادا کر رہا ہوں۔
کہانی کے آغاز میں، میں یہ سوچ رہا ہوں۔
اگر میں پاگل ہو جاؤں۔
تو کیا میری جوان بیوی پاگل پن میں بھی میرا ساتھ دیگی
چنانچہ اس کا صحیح حل ڈھونڈنے کے لئے مجھے کئی دن سے نقلی پاگل بننا پڑا
اب چونکہ میری کہانی مکمل ہو رہی ہے
میں سب کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں۔
میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔
ایک سچا قلم کار ہوں
بیوی اگر چاہے تو ابھی مجھ سے طلاق لے سکتی ہے۔
لیکن میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔
ایک سچا قلم کار ہوں
یہ بیان ٹیپ کرنے کے بعد عدالت کی کارروائی مکمل ہوئی

آوارہ احساس

بازار

میں اس صدی کا حضرت آدم ہوں
میں برائیوں کا ایک مجموعہ ہوں
میں نادان بھی ہوں
کیونکہ مجھے اس بات کا احساس بھی ہے کہ
اگر میں برائیوں کو لباس پہناؤں تو میری
حقیقت سرِ بزم ظاہر ہو جائے گی!

بازار کے دونوں طرف نوجوان خوب صورت لڑکیاں کھڑی بلا رہی تھیں۔ میں ابھی ان کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا۔ کہ اچانک ایک دکان سے ایک نوجوان لڑکی جلدی جلدی میرے پاس آئی۔ میرا ہاتھ اپنی چھاتی پر رکھ کر بولی۔

"اس ابھرتی چھاتی کی قسم
ابھی ابھی ہماری دکان میں ایک بے انتہا حسین لڑکی نے داخلہ پایا ہے۔ تم اس کے پہلے مرد ہو
آؤ"

دل نہیں چاہتا تھا کہ بار بار نئی بوتل میں پرانی شراب پی لی جائے
مگر جب تازہ حسن کا ذکر ہوا۔ میں تیزی سے دوکان پر چڑھا!

پہلے آسمان کا زلزلہ

نفس کو پالنے کے لئے ہی کائنات کا وجود عمل میں لایا گیا ہے۔ کیا کوئی ایسا نفس ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے
گناہ فطری ہے۔ خوب صورتی گناہوں میں اضافہ کرتی ہے

بے بی شو میں ایک ہزار بچوں نے شرکت کی
جحوں نے سب سے زیادہ خوب صورت اور صحت مند بچے کا اعلان کیا
بچے کا نام ۔ راجیش
ماں کا نام ۔ سجاتا
سجاتا راجیش کو لے کر پبلک کے سامنے آئی
تالیوں کے دوران سجاتا نے پچاس ہزار روپے کا چیک وصول کیا
ٹی وی، ریڈیو اور اخباری نمائندوں نے سجاتا کو گھیر لیا
محبت انسان کو بے چین بنا دیتی ہے
محبت کے زخم آسانی سے نہیں بھرتے جلتے ہیں
ایک اخباری نمائندے کی حیثیت سے میں اسے کچھ کہہ نہ سکا
سنجیدہ انسان، ایک نظر یا ایک اشارے سے بھی ہلاک ہو جاتا ہے

میں گھر واپس آیا۔
بہت بار سوچا۔ سجاتا کو مبارک باد پیش کروں
بہت بار ریسور ہاتھ میں اٹھایا۔ بہت بار نمبر ڈائل
کرنا چاہا۔ مگر میں ایسا کر نہ سکا۔
میں اس کے گھر کو کیسے جلا دیتا
میں اسے دو سال پرانی بات کیسے یاد دلاتا
سجاتا! تم جھوٹ بول رہی ہو۔ یہ میرا بچہ نہیں ہے"!

میٹھے تیرے بول یارا

ایک دن میں نے ایک شرابی سے پوچھا۔
"آپ اتنی شراب کیوں پیتے ہیں؟"
وہ بولا
"جو لوگ شراب پیتے ہیں ان پر مدہوشی طاری ہوتی ہے
جب مدہوشی طاری ہوتی ہے تو نیند آتی ہے
اور جو لوگ سوتے ہیں وہ گناہ نہیں کرتے ہیں
جو لوگ گناہ نہیں کرتے ہیں وہ جنت میں جاتے ہیں
آؤ جنت میں جانے کے لئے ہم سب پییں۔!

میں نے اُسے ایک اور سوال پوچھا
"کسی سے پیار کرتے ہو؟"
"میں کسی سے پیار نہیں کرتا ہوں
میرے پاس دولت ہے
دولت سے ہر ایک چیز خریدی جا سکتی ہے
لوگ نشے کی حالت میں کس قدر سچ کہتے ہیں

ٹکراؤ

میں نے اس اکیلے آدمی کی ہمت دیکھ کر آواز اٹھائی
تم ایک چور کو پاپی سمجھتے ہو
لیکن میں اسے ایک بہادر سمجھتا ہوں
اس میں جرأت ہے
ہمت والے ہی انقلاب لاتے ہیں
خوف ایک خطرناک بیماری ہے
جو لوگ خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ بزدل کہلاتے ہیں
سچائی ــ سچائی نہیں ہے
سچائی ــ بزدلی کا دوسرا نام ہے
آج کل سچائی انسان کو نکمہ بنا دیتی ہے

★

گونگی رات

"ہلو" خوب صورت"

"میں فردوس بول رہی ہوں
تمہارے پاس آنے کی تیاری کر رہی تھی
اچانک سوداگر تشریف لائے
تم تو جانتے ہو۔
مجھے کار سے کتنی محبت ہے".... !

عورت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا ہے جس کے پاس مایا ہو
عورت اس کو اپنا سب کچھ بنا لیتی ہے — مرد پر
بھی اعتبار کرنا پاپ ہے۔ اس مرد نے ایک عورت سے ملنے
کے لئے اپنی بیوی کی قیمتی انگوٹھی بیچ دی مگر اپنے
اکلوتے بچے کو کتاب خریدنے کے لئے چند پیسے نہیں دئے!

★

احساس کے ستم

"اتنے اداس؟"

"کل رات امی بیمار پڑی!
ڈاکٹر کو ٹیکسی میں لانے اور لے جانے کے لئے کوئی پیسہ نہیں تھا
اپنی گھڑی ٹیکسی ڈرائیور کو صرف نصف قیمت پر دے دی
ڈاکٹر کی بھاری فیس ادا کی
دوائی لائی
پھر جتنے پیسے بچے دال روٹی پر خرچ ہوئے
اور پھر — کام پر دس منٹ کی دیری ہوئی
سیٹھ نے نوکری سے چھٹی کر دی
یہ بے احساس لوگ کیوں نہیں مر جاتے ہیں

گیلے حروف

ایک شخص ۔ ایک چھوٹی رقم کو بڑی رقم سے تقسیم کر رہا تھا۔
دوسرا شخص ۔ ایک بڑی رقم کو صفر سے ضرب دے رہا تھا
تیسرا شخص ایک بڑی رقم پر کراس لگا رہا تھا
چوتھا آدمی ۔ تفریق میں مصروف تھا۔
یہ کائنات ہماری ہے
اسکی حفاظت کرنا ہمارا فرض اولین ہے

مجھ سے یہ دیکھا نہ گیا
میں نے چلایا
انہوں نے میری بات سنی نہیں
انہوں نے میری بات پر توجہ نہیں دی
وہ سب بہرے تھے
وہ سب گونگے تھے
وہ سب اندھے تھے
میں نے ان کے مضبوط ہاتھوں سے قلم اور کاغذ چھیننے کی
زبردست کوشش کی

حسن کا معیار

آدمی کی سب سے بڑی کمزوری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ننھے فرشتوں کو نیکی سے روکتا ہے۔ اسکے ذہن میں برائی اور گناہ کے بیج بو دیتا ہے۔ وہ اسے ایک ذہین کتے کے ساتھ بھی کھیلنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ حالانکہ اگر وفا کے ترازو میں ایک آدمی اور ایک کتے کو تولا جائے تو ننھے منے بے زبان جانور کا ہی پلہ بھاری ہوگا۔

آدمی کو حیوانوں سے بھی سبق سیکھنا چاہئے۔

شیر سے آدمی بہادری سیکھتا ہے

دیکھئے درندگی، بندر سے نقل، ہرن سے تیز رفتاری

ناگ سے ڈسنا، اور کتے سے وفاداری

انتظار۔ موتی کو کھانا کھلانے میں مست تھا

نازک نازک ہاتھ جو بھی موتی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ چالیس سال کے ایک مضبوط ہاتھ نے ایک زوردار تھپیڑ لگا کر اسکے گلابی گال پر ہندوستان کا نقشہ بنا دیا

"بے شرم، بدتمیز

کتے کو کھانا کھلا رہے ہو"؟

وقت کی سہیلی

تعلیمی اداروں میں آج کل بڑی بے چینی پھیل رہی ہے۔ اس کی ایک وجہ "امتحان" بھی ہے۔ ہمارے یہاں امتحان کا معیار کافی گر گیا ہے۔ امتحان ایک قسم کا مذاق بن گیا ہے۔ اسکی ذمہ داری ایک استاد پر بھی عائد ہوتی ہے۔ یہ چالاک زمانہ ہے۔ ذہین کی چالاک لڑکیاں ایک نقلی مسکراہٹ سے ایک نوجوان استاد کا دل جیتی ہیں۔

امتحان کے دن لگ بھگ تمام طالب علم سنجیدہ اور اداس نظر آتے ہیں لیکن "پدم جیت" کا موڈ امتحان کے دن بہت اچھا ہوتا تھا کیونکہ اس دن انہیں مجھ سے ایک لمبی ملاقات نصیب ہوتی تھی۔

امتحان کی عمر بھی لمبی نہیں ہوتی ہے
امتحان ختم ہونے کے بعد میں حسب معمول اُسے ملنے کے لئے
ایک خوب صورت موڑ پر کھڑا ہوا
پدم جیت وہیں سے گذری
لیکن مجھ سے ہم کلام نہیں ہوئی
ایسے لگا جیسے کوئی پہچان نہیں تھی۔

شرافت

ایک شریف آدمی فکر اور احساس کا قیدی ہوتا ہے فکر اور احساس کے قیدی دنیا کی بہترین مخلوق ہوتی ہے۔ ہمارے سماج کا نظام بھی کتنا عجیب ہے۔ ہمارے سماج میں ایک شریف آدمی کی نہیں بلکہ ایک چور اور بدمعاش کی عزت کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پتھروں کے شہر میں ایک شریف انسان کا جینا بہت ہی مشکل بن گیا ہے ــــ زندگی کشمکش ہے۔ ایک شریف آدمی کو اپنی عزت بچانے کے لئے کبھی کبھی بُرے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔

ہر آدمی کے اپنے اصول ہوتے ہیں۔
ہیرا من کا سچا اور دھرم کا پجاری تھا۔
اسکی پوشاک اور طرز زندگی سادہ تھی۔ نوجوان اور خوبصورت ہیرا کسی نوجوان لڑکی سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا۔ نوجوان لڑکیاں سانپ ہوتی ہیں جو انسان کو ڈس کر جہنم میں لے جاتی ہیں ــــ تنا نام کی ایک مسلم لڑکی اسے بہت تنگ کرتی تھی۔ لیکن ہیرا کو پانے میں ہر بار ناکام ہوئی۔ کنواری لڑکیاں اکثر ضد پر آتی ہیں۔ تنا نے ایک جھوٹی افواہ پھیلا دی۔ ہیرا ہجڑا ہے! اسی وقت کوئی

مذاق سنجیدگی سے اختیار کر لیتا ہے۔ ہیرا کے ساتھ کوئی بھی لڑکی شادی رچانے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ ہیرا تو پریشان ہوا۔ لیکن ہمت نہیں ہاری۔ بہادر لوگ ہمت نہیں ہارتے ہیں ایک شریف آدمی جب گناہ کرنے پر آتا ہے تو بے خوف اور خطرناک طریقے پر گناہ کرتا ہے۔

ایک صبح ثنا ندی میں نہا رہی تھی۔ ہیرا، ثنا کے ننگے جسم پر شیر کی طرح کود پڑا۔ ہیرا نے ثنا کی قمیض سے ثنا کا منہ بند کر دیا۔ بازو کھلے چھوڑ دیے۔ بیہوشی میں گناہ کرنا مردوں کا کام نہیں ہوتا ہے۔ ہیرا ندی کے کنارے پر ... لذت سے پوری طرح آشنا ہوا۔

زنا بالجبر سے ایک لڑکی کی شکل بدل جاتی ہے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ زخمی ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ گال، ہونٹ اور پرائیویٹ حصے متاثر ہوتے ہیں۔ ہیرا کو تب سے کسی نے "مخنث" نہیں کہا۔ اس کا نام عزت سے لیا جانے لگا

جو لوگ وقت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، ہمارے سماج میں وہ دانا کہلاتے ہیں۔!!

پیاسی بستی

ہم سب پیاسے ہیں۔ ہمارا دھرم نفس پرستی ہے
ہم نفس کی پوجا کرتے ہیں۔ عورت صرف مرد کے لئے بنی ہے
مرد۔ عورت کے لئے وجود میں آیا ہے

ہمارے شہر میں گرلز کلب کھولے ہوئے ہیں جہاں
سے کوئی بھی مرد کسی بھی لڑکی کو جتنی دیر چاہے ادھار
لے سکتا ہے۔ بوائز کلب Boys Club سے لڑکیاں اپنی پسند کے لڑکے ادھار لیتی ہیں ان کے
اس کلب سے صرف خطرناک حبشی ہی ادھار لئے جاتے
ہیں۔ ہمارے دیش کی لڑکیاں حبشیوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں
اس حبشی نے کچھ منٹ کی ہاتھا پائی کے دوران "مقدر"
کو بری طرح زخمی کیا۔ رجنی کی چیخوں سے ہوٹل کے ملازموں نے
کمرہ نمبر [illegible] میں مداخلت کی۔ انہوں نے خوفناک حبشی کو کمرے سے
باہر نکال دیا۔ اس طرح مقدر کی جان بچ گئی۔ رجنی کی عصمت
بھی محفوظ رہی۔

رات آرام کے لئے ہوتی ہے، بے چارہ مقدر درد کی
شدت سے رات بھر چلاتا رہا۔ اس رات رجنی کو بھی نیند نصیب نہ
ہوئی۔ وہ رات بھر کروٹیں بدلتی رہی۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی
رہی

کاش اس وقت میں نے شور نہ مچایا ہوتا۔
کاش اس وقت میرے خاوند موجود نہ ہوتے!!

دوسرے دن حسب معمول مقدر آفس چلا۔ رجنی نے اپنے قابل جوان اور تہذیب یافتہ پتی کو حسب معمول گرم جوشی سے الوداع کیا۔ الوداع کرنے کے بعد رجنی اپنے کمرے میں ہی گھس جاتی تھی۔ لیکن اس روز نہ سوچ سمجھ کر اس سیاہ وحشی آدمی کے کمرے میں چلی۔

ایک جوان عورت کو مرد کی شکل سے کوئی غرض نہیں ہے اُسے ایک مضبوط آدمی چاہیئے جو اسے ننگی حرکتوں کے دوران متاثر کرے۔

مرد کی طاقت ہی مرد کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے!

راستے اور منزل

ہمارا ماحول کتنا گندا اور نیچ ہے یہاں ایک نوجوان لڑکا کسی نوجوان لڑکی کے ساتھ چل نہیں سکتا ہے۔ نوجوان جوڑی سینما اور کلب نہیں جا سکتا ہے۔ اپنی بہن یا بیوی کے ساتھ چل کر بھی یہ ناقابل بیکار لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں

میرے نوجوان عزت مند دوستو!

اب آپ ہی بتائیے اس ماحول میں ایک سنجیدہ انسان کیسے خوش رہ سکتا ہے۔ اس آلودگی کو دور کرنے کے لئے ایک انقلاب کی کافی ضرورت ہے

جوانی کی باتیں میٹھی ہوتی ہیں۔ ایک نوجوان لڑکی کی باتوں میں جلدی جلدی وقت گذر جاتا ہے۔ رضیہ اور میں بستی سے دور تھے۔ ٹہلنے کے دوران بیشمار لڑکوں نے ہمارا گھیراؤ کیا۔ پتھر برسائے گالیاں دیں۔ ہمارے پیچھے پیچھے مخش فلمی گانے گانے۔ شور مچایا۔ ہمارے ارد گرد کافی لوگ جمع ہوئے۔ شوربن نصیحتیں بیکار ہوتی ہیں، ارادے اداس ہوتے ہیں۔ یہ مت پوچھو بیکسی میں انسان کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا ہے۔ اللہ اللہ کر کے وہاں سے ایک بس گذری۔ ہم بھاگ تو نہیں گئے مگر اپنی عزت محفوظ رکھی۔

سارا ماحول الٹ گیا
عورت اور مرد کے درمیان جنگ ہوئی
مرد، عورتوں کے ہاتھوں پٹا گیا۔
عورت، مرد کے ہاتھوں لٹ گئی
بدترین ماحول میں بدترین نظارے ہی دیکھے جا سکتے ہیں
ایک عورت دس دس مردوں کے بیچ میں پھنسی ہوئی نظر آئی
مردوں کے سامنے عورت کا محفوظ رہنا کافی دشوار ہے
جو عورت بھاگ گئیں کامیاب ہوئیں زیادہ تر خوش نصیب ثابت ہوئی
آدمی اپنی درندگی کا ہر وقت ثبوت دیتا ہے
درندگی کے عالم میں آدمی کو اخلاق سے کوئی رشتہ نہیں رہتا ہے

میں اور شبنم اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ گئے
لیکن جلدی جلدی ہی مردوں کی نظر ہم پہ پڑی
وہ جلدی جلدی ہم تک پہنچے
اسے کہاں لیے جا رہا ہے
"یہ میری بیوی ہے"
صرف اتنا کہہ کر انہوں نے میری مار پٹائی کی
میری بیوی کو مجھ سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ اسے کپڑوں میں ننگا کر دیا گیا۔ اس کے بلوتہ سے میرا منہ بند کر دیا گیا
شبنم کی ساڑی سے میرے ہاتھ اور پاؤں باندھ دیے

ایسا کرتے ہوئے مجھے کوئی مشکل پیدا نہیں ہوئی کیونکہ
درندوں کی تعداد زیادہ تھی۔
ان کے پاس سائنسی آلات بھی تھے۔
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔
کمائی کے طریقے بھی مجھے معلوم نہیں تھا
مرد ان پڑھ ہو یا تعلیم یافتہ اس کا فلسفہ سمجھنا کافی دشوار ہے
ایک تو ترقی یافتہ ہونے کے باوجود بھی مرد نے عورت کو
غلام سمجھا ہے
حالانکہ ایسا سوچنا ہی انسان کے ضمیر کے خلاف ہے
ہم پر عورت کے کافی احسانات ہیں
اس کی کوکھ بطن کا سب سے بڑا احسان یہ ہے
کہ اس نے ہم سب کو جنم دیا ہے

سناٹے کا رقص

"آؤ کچھ دیر باتیں کریں"

مجھے باتوں سے نہیں کام سے پیار ہے"

پوسٹ مارٹم

شیوزراٹن کوہ توز نے بہت سادگی سے اپنی زندگی گزاری
لیکن پھر بھی لوگ اُسے چور اور آوارہ کہتے تھے
وہ جس راہ سے گذرتا تھا لوگ اُس پر تھوکتے تھے
عورتیں اُسے دیکھ کر دروازے اور کھڑکیاں بند کرتی تھیں
جب شیوزراٹن کوہ توز کا انتقال ہوا
لوگوں نے آرام کا سانس لیا
شیوزراٹن کوہ توز اتنا بدنام تھا کہ ارتھی اٹھانے پر بھی
رشتہ داروں اور دوستوں کو تکلیف پہنچی
ارتھی کے جلوس میں کچھ لوگ ہی شامل ہوئے

انسان میں ایک ایسی طاقت موجود ہے جسے پاکر وہ کافی دور
پرواز کرسکتا ہے
کرامت زندگی کی نشانی ہے
کرامت فنا نہیں ہو جائے گی
جب لوگ اُسے آگ کے حوالے کرنے لگے
تو اُنہوں نے اس پاپی جسم پر ایک معجزہ دیکھا

اڑ رہی تھی آہستہ آہستہ آسمان کی طرف اڑی

اڑ رہی تھی، دور بہت دور چلی۔

کچھ دنوں بعد۔ میں اور چینچل شمشان گھاٹ کے راستے

فٹگ (hunting) کرنے چلیں

ہم نے دیکھا جس جگہ شیوزرائن کوہ لوز کی لاش جلانے کے

لیے رکھی گئی تھی

وہاں اس کے نام پر ایک مندر بنایا گیا

ہم کافی متاثر ہوئے

ہم نے شیوزرائن کوہ لوز کی زندگی پر تحقیق شروع کی

شیوزرائن کوہ لوز کی زندگی کا خاکہ اس طرح ہے

نام ——— شیوزرائن کوہ لوز

عمر ——— پچاس سال

بچپن ——— چھ سال

نیند ——— سولہ سال

تکلیف ——— دو سال

مطالعہ اور کھائی ——— دس سال

باقاعدہ رسم اور ٹھیک ایپ ——— پانچ سال

چائے کھانا کھاتے اور دیگر

خوبصورتی اشیاء پر ——— تین سال

[illegible] ——— آٹھ سال

کل عمر ——— پچاس سال

چونکہ اس کی نیکیاں ۔ اس کے گناہوں پر پوری طرح غلبہ پائی ہوئی ہیں اسلئے ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ شیو نرائن کوہ نور واقعی ایک مہاتما تھے

کسی انسان کے بارے میں کوئی رائے پیش کرنا کافی مشکل ہے
انسان کی صحیح رائے معلوم کرنے کے لئے ہمیں انسان کا چہرہ نہیں اس کا دل اور ذہن دیکھنا چاہیئے۔

نیک خیالات والے انسان قابل ستائش ہوتے ہیں
قابل تعریف انسان کا نام ہی دھرم ہوتا ہے
ایسے انسان کی پوجا کرنا بھی قابل ستائش۔

ٹوٹے ہوئے تار

موسیقی سب پر اپنا اثر ڈالتی ہے
"سارے گاما پادا نیسا" کی ریہرسل کے بعد
جب تم نے میوزک روم کے ایک کونے میں وائلن بجایا
مجھ پر لاشعوری طاری ہوئی
تمہاری نازک انگلیاں تار پہ نہیں میرے دل میں اتر گئیں
میں تمہارے نزدیک آیا، بار بار پوچھا
پھر بھی دھن بجاؤ! پھر بھی دھن بجاؤ!!
جذبات تیزی سے آگے بڑھ گئے
تم چپکے میرے پاس آتی تھی اور کہتی
"میرے 'ڈیل وِن' ELVIS آج بھی تمہارے لئے وائلن
بجاتی ہوں!

جب تم باتیں کرتی تو راگوں میں بہتی تھی
تمہاری ہر بات کسی نہ کسی راگ پر مشتمل ہوتی تھی
تمہاری لچک میں پائل کی جھنکار تھی
تمہیں جھنجھوٹی، مارو، بیہاگ، بسنت سے بھی کافی دلچسپی تھی

لیکن گٹار تمہاری ایک زبردست کمزوری کا نام تھا
گٹار دیکھ کر ہی تم ناچ اٹھتی تھی
"ڈرامیٹک کالج" کے دوران جب کبھی بھی تمہارا موڈ آف
رہتا تھا
میں تمہارے لئے گٹار ہی بجایا کرتا تھا
راک میوزک سے تمہارے سارے غم دور ہوتے تھے
ہم میوزیکل شو پیش کرتے تھے
"ڈرامیٹک کالج کی آخری فنکشن کو میں کیسے بھول جاؤں
میں نے ایک جوگی کا رول ادا کیا
میں نے کئی گھنٹوں بین بجائی!
اور — تم ناگن کی طرح میرے سامنے ناچتی رہی
کئی بار خدشہ ہوا کہ مجھے سچ مچ ناگن ڈس گئی ہے
میری جگہ اگر کوئی اور آرٹسٹ ہوتا! بے چارہ سٹیج چھوڑ
کر بھاگ گیا ہوتا

ریڈیو، ٹی ڈی اور سٹیج پر کتنی بار اکٹھے کام کیا
کتنے انعامات حاصل کر چکے ہیں
ہر ایک کے لب پر یہی تھا — ایک خوبصورت جوڑی
سچ مچ ہم خوش نصیب تھے۔ پڑھائی کے دوران ہی

ہماری محبت شادی میں تبدیل ہوئی۔
"ڈرائیونگ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہم
انٹرنیشنل میوزک کلب کے ممبر بنے
یہاں ہم ہر شام راک میوزک پیش کرتے تھے
ہمارا نام سن کر ٹکٹیں جلدی جلدی جلدی بک جاتی تھیں
ہم کافی امیر بن گئے
ہم کافی مشہور ہوئے
زندگی کے خوبصورت حادثات ہمیشہ یاد آتے ہیں
زندگی کی وہ رنگین شام مجھے یاد ہے ۔اس شام ہوٹل
کا ایک شاندار مقابلہ تھا
لوگوں نے ہمارے لئے پھولوں کے ہار بنوائے تھے
انہیں ہماری کامیابی کا پورا یقین تھا ۔لیکن ایسا نہ ہوا؟
شو چار گھنٹے کا تھا لیکن صرف بیس منٹ کے بعد ہی ہم دونوں
آہستہ آہستہ گر پڑے
ایک زبردست شور اٹھا!!
پھر مجھے کچھ معلوم نہیں؟
ہوش میں آنے کے بعد میں نے دیکھا ۔ ایک ویران سا عالم؟
خاموشی چاروں اور پھیلی ہوئی تھی!!
لوگ تمہارا آخری درشن کر رہے تھے!!!

اف یہ زندگی ایک خطرناک دھوکہ ہے
کس کو معلوم ہے ۔ زندگی کب ہم سے روٹھ جائیگی !
تھریشیا (Theresa) ! پولیس کی تحقیق سے پتہ چلا کہ
مخالف گروپ "ڈیفوڈلز" (DAFFO DILLS) نے تمہیں زہریلی
شراب پلائی
قانون کے اعتبار سے انہیں سزا ملی
لیکن سب سے زیادہ سزا مجھے ہی ملی
میری زندگی کا سارا سکون چھین لیا گیا
میری زندگی کے فنکار ! تمہارے چلے جانے کے بعد اب جی نہیں چاہتا ہے
کہ میں کسی اور کے ساتھ کام کروں

اب میں تمہارے فوٹو دیکھ کر سوچتا ہوں
مجھے تمہارے ساتھ موت کیوں نہیں آئی
کاش تم ایک بار پھر آتی —
میرے ایلی وسا۔ آج میں تمہارے لئے وائلن بجاتی ہوں۔

زندگی ایک سکہ ہے جس پر ہمیشہ دو قسم کے کردار نظر آتے ہیں
ایک کا نام "دنیا" ہے
دوسرے کا نام "فنکار" ہے

ایک اداکار — ایک فنکار سے مختلف ہے
ایک اداکار — سٹیج یا سکرین پر اپنا معمولی کام کر کے چلا جاتا ہے
اداکار — سستی شہرت چاہتے ہیں۔ اس کی کامیابی عارضی ہوتی ہے
اداکار — جب فن کے معیار پر پوری طرح اترتا ہے اُسے فن کار کہتے ہیں
فن زندگی ہے، فن کار، زندگی کا ایک روپ ہے
اداکار کے مقابلے میں فن کار کی تعداد بہت کم ہوتی ہے
ایک فن کار مر کر بھی زندہ رہتا ہے
فن کار سستی شہرت کے مالک نہیں ہوتے ہیں

اجنبی لوگ

کشمیر میں ہنی مون منانے کے بعد قرآن پھر دلی واپس چلے
اور اپنی بیوی نمار کو خط لکھا

میری نمار

تم سے پہلے میری زندگی میں ایسی دو لڑکیاں آئیں
جنہوں نے مجھے کافی پریشان کیا۔ کوئی بات کب تک چھپی رہے گی
آج میں تمہیں ان دو لڑکیوں کے بارے میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں!

لڑکی نمبر ا۔ کچھ سال قبل دلی سے لکھنؤ جانے والی ٹرین میں
مجھے ایک چنچل لڑکی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ پہلی ہی ملاقات میں
ہم دونوں کافی قریب آئے۔ میں لکھنؤ کالج میں زیر تعلیم تھا۔ چونکہ
میں اکیلا تھا۔ اس لئے یہ لڑکی اکثر میرے ڈیرے پہ آ جایا کرتی
تھی۔ ہمارے جنسی تعلقات شادی میں تبدیل ہو گئے۔
شادی رچانے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ مذکورہ عورت نے بہت
سے مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کئے تھے۔ ایک عورت
سب کی بیوی نہیں بن سکتی ہے۔ میں نے اسے کافی نصیحتیں
کیں لیکن وہ باز نہ آئی۔ بعد میں اسے طلاق دی۔

میرے کفن میں کس کی لاش ہے؟

یہ وہ شہر ہے
جہاں، قانون اور عدالت، زیرو کے برابر ہے
یہاں اونچی ذات کا راج ہے
اونچی ذات، نیچی ذات پر اپنا بدترین راج کرتی ہے

○

اس شہر میں
جو ہم نہیں کر سکتے ہیں
بے چارے اچھوت ہی کرتے ہیں
مگر جانتے ہو اسکا معاوضہ انہیں کیا ملتا ہے
ان کے گھر جلائے جاتے ہیں
ان کی جائداد اور زمین چھین لی جاتی ہے
انہیں شہر چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے
شہر چھوڑنے کے بعد بھی انہیں آرام نصیب نہیں ہوتا ہے

○

یہ وہ شہر ہے

یہاں ایک اچھوت لڑکی کی عصمت محفوظ نہیں رہتی ہے
اونچی ذات والے کسی بھی وقت کسی بھی نوجوان کنواری
لڑکی کے ساتھ سو سکتے ہیں
اگر وہ یہ فعل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی تو اس کے لئے
موت کا اعلان کیا جاتا ہے

O

قانونی اور اخلاقی طور پر ہم ایک انسان کو مار نہیں سکتے ہیں
جو شخص کسی کو مارتا ہے۔ ایک قاتل کہلاتا ہے
سماج میں ایک قاتل کی عزت کچھ بھی نہیں ہونی چاہئے
مگر ہمارے شہر میں۔
ایک قاتل، ڈاکو اور بدمعاش کی بہت زیادہ عزت کی جاتی ہے

O

ان گنت لوگ جمع ہوئے تھے
زبردست شور تھا
سین کافی خوفناک تھا۔
ایک بڑے میدان میں ناکام ایک اچھوت لڑکی کے
سارے کپڑے اتار دئیے گئے تھے۔ لوگ اس ننگے جسم پر پتھر
برسا رہے تھے۔
معصوم خوبصورت جسم پر [illegible]

اچھے لوگ ہی پیغمبر کہلاتے ہیں
ایک پیغمبر کی زندگی ہر وقت اوروں کے کام آتی ہے
جب کسی دیش کی حالت بگڑ جاتی ہے تو اس دیش کا
پیغمبر لوگوں کے سامنے آتا ہے
میں مکان کی چھت سے جلدی جلدی اتر آیا
اور ننگی حوا کے گرد اپنا جسم پھیلا دیا

فرات

سماج، ریاست اور ملک میں ایک ڈاکٹر کا رتبہ کافی بلند ہے
ایک ڈاکٹر ذات پات، چھوت چھات سے بالاتر ہوتا ہے
ایک ڈاکٹر کا دی۔ آئی۔ پی ایک مریض ہی ہوتا ہے
انسان کتنا ہی بہادر کیوں نہ ہو، وہ موت سے خوفزدہ ہوتا ہے
ایک ڈاکٹر ہمیں لمبی عمر دے سکتا ہے۔
ایک ڈاکٹر ہمیں موت سے نجات دلاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر ہماری زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی زندگی کی حفاظت کرتا ہے وہ سب سے اچھا انسان مانا جاتا ہے
"ڈاکٹر صاحب! میرے بھائی کی جان بچائیے
وہ سخت بیمار ہے
میں تیرے پاؤں چھوتی ہوں"
ڈاکٹر صاحب نے جلدی جلدی سامان چھوڑ دیا۔ بریف کیس میں بلڈ پریشر مشین، تھرمامیٹر کے علاوہ کچھ ضروری دوائیاں بھی رکھ دیں
"یہ بریف کیس اٹھاؤ"
بریف کیس اس کے ہاتھ میں تھما کر ڈاکٹر چیخ اٹھا!
اُف تمہیں سخت بخار ہے

کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں ایک انجکشن لگاتا ہوں۔ تمہاری
طبیعت ابھی ٹھیک ہو جائیگی

جرم آدمی کا پرانا ساتھی ہے۔ آدمی ان غاروں
میں رہا جہاں جرم کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ زمانے کی تیز رفتار
سے انسان کا ذہن بدل سکتا ہے۔ وہ غاروں سے نکل آیا۔
دور دراز سیاروں اور ستاروں پر اپنی کامیابی کے جھنڈے
گاڑے لیکن اپنی اس فطرت سے باز نہیں آیا جس کا نام "جرم"
ہے۔ آج انسان کا دین جرم ہے۔ انسان جرائم کے بغیر ایک دن
بھی نہیں رہ سکتا ہے

انجکشن لگانے کے بعد ہی وہ معصوم اور مجبور لڑکی بستر پر
بیہوش ہو گئی۔ ڈاکٹر یہ زندہ لاش دیکھ کر مسکرایا۔ اس نے جلدی
جلدی کھڑکیاں بند کر دیں۔ دروازہ بند کیا۔ بجلی بجھا دی۔ ڈاکٹر
نے اپنے کپڑے اتار دئے۔ اس نے زندہ لاش کے کپڑے بھی بڑی آسانی سے اتار دئے
کئی گھنٹوں کے بعد جب وہ ہوش میں آئی
بکھرے ہوئے بال
گالوں پر دانتوں کے نشانات
ڈھیلی چھاتی
ننگے اعضاء اور بستر پر داغ
بلوز برا ساڑی نہیں اور دیکھ کر چیخ اٹھی۔

ہنسی مذاق لطیفے گپ شپ [illegible]

ایک بجے سے صبح دو بجے تک ۔۔ بال کا بجایا ۔ بیگم نے سنگیت کی [illegible] میں [illegible] ۔۔۔

ہوں ۔ اچھی [illegible]

دو بجے — دونوں سو گئے

○

صبح سات بجے —— نیند سے بیداری

ساڑھے سات بجے —— ناشتہ

ساڑھے سات بجے سے نو بجے تک ۔ پرائیویٹ ٹیوشن

نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک ۔ لنچ

ساڑھے نو بجے —— آفس جانے کی تیاری

دس بجے — جب میں کالج پہنچا تو کالج اور دو سپاہی میرا منتظر تھا۔ پرنسپل صاحب نے ایک آرڈر کے تحت مجھے نوکری سے معطل کیا اور میرے ہاتھ میں چارج شیٹ تھما دی ۔ مجھ پر دو الزامات تھے یا

(۱) کل رات سوا آٹھ بجے میں نے اپنے دوست کو قتل کیا اور اس کی خوب صورت بہن کو اغوا کیا

(۲) کل ہی رات کے پونے [illegible] اپنے [illegible] کر کے بینک سے دو لاکھ روپیا اڑا لیا۔

محبت اور مہنگائی

(ا) گھر کے افراد

(۱) بوڑھاپے کا باپ
(۲) اپاہج ماں
(۳) احتیاط (بھائی) کالج میں زیر تعلیم ہے
(۴) عدلیہ (بہن) میٹرک کا امتحان دے رہی ہے
(۵) روحانہ (بہن) کیمبرج میں داخلہ لے چکی ہے
(۶) ان سب کا ان داتا میں، سرکس کا ایک جوکر

(ب) بجٹ

(۱) میری کل تنخواہ — سات سو روپیا
(۲) پچھلے مہینے کا خرچ — ڈیڑھ ہزار روپیا

(ج) اگلے مہینے تاکید ہے

(۱) ابا جان کے لیے ایک گرم سوٹ، ایک چادر
(۲) احتیاط کے لیے ایک پینٹ، ایک قمیض
(۳) عدلیہ کے لئے ایک سلائی مشین، ایک گھڑی
(۴) روحانہ کے لئے وردی، کتابیں، فیس
(۵) اپنے لئے — ایک چھاتا، ایک بوٹ

★

بوڑھا باپ ہر روز "کل اور آج" کا مقابلہ کرتے ہیں
امی کا تکیہ کلام ہے "مہنگائی ایک لعنت ہے
ادھر اتتیاط کے لباس، برینڈ رتپ اور ٹیوشن کا مسئلہ
ادھر خدلیہ کی شادی کا مسئلہ ہے
اسما کے جہیز کے لئے زمین اور مکان کہاں سے لاؤں
روبانہ ہر روز نئے نئے کھلونے مانگتی ہے

★

ایک ~~[illegible]~~ میرے گھر میں کوئی لائبریری نہیں ہے
مکان میں کوئی پرائویٹ اور گیسٹ روم نہیں ہے
مہمان کے لئے کوئی بستر نہیں ہے
گھر میں قالین، اچھے برتن الماریاں نہیں ہیں۔
ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈ نہیں ہے
فلش لیٹرن کہاں؟
چھت سے پانی برستا ہے
وہ عالیشان بلڈنگ جس کا میں سوچ رہا ہوں کیسے
وجود میں آئے گی
ایک سینما ہال، کار یا ٹیکسی کیسے خرید سکوں

★

کاش میں ایک سمگلر، ایک بنک روبر یا ایک

لٹیرا ہی ہونا

جوانی کی رنگ رلیاں، تفریح، رومانس، کلب، ہوٹل
اور سینما کے دروازے میرے لئے بند نہ ہوئے ہوتے
یہ بدنصیبی ہے تو اور کیا ہے
کسی خاص تقریب میں شمولیت کے لئے ڈرائی کلینر سے
سوٹ ادھار لیتا ہوں۔
قرض ایسی چیز ہے وہ گہرا داغ ہے جسے چھپایا نہیں
جا سکتا ہے
کافی مقروض ہوں
شکر ہے ابھی کنوارا ہوں
ورنہ اپنی مدعو کو ادھار کی بیوی بنانے میں ہتک نہیں
سمجھتا

دولت، شہرت، عزت

گذشتہ دو مہینے کا بجٹ

	ماہوار آمدنی	خرچ	سابقہ بجٹ	کل رقم
ا	دو سو روپیا پیشہ (نوکرانی)	(۱) خوراک	۲۰ فی صدی	۴۰ روپیا
		۲۔ مکان	۱۰ "	۲۰ "
		۳۔ تعلیم	۱۰ "	۲۰ "
		۴ کپڑا	۲۰ "	۴۰ "
		۵۔ صحت	۱۰ "	۲۰ "
		۶ گھریلو خرچ	۱۰ "	۲۰ "
		۷۔ سفر خرچ	۱۰ "	۲۰ "
		۸ تفریح	صفر "	صفر "
		۹۔ متفرق	۱۰ "	۲۰ "
		۱۰۔ بچت	صفر "	صفر "
	کل آمدنی دو سو روپیا	کل خرچ	۱۰۰ (سو) فی صدی	۲۰۰ روپیا

نتیجہ۔ ایک ناکام زندگی!

(ب) نوکرانی پیشہ چھوڑ دیا۔ اپنی ایک سہیلی کی مدد سے انٹرنیشنل کلب میں داخلہ لیا جہاں میں ایک دن میں دو سو روپیا کماتی ہوں۔ علاوہ ازیں الگ بھگ ہر ایک چیز مفت میسر کی جاتی ہے

ماہوار آمدنی	خرچ	موجودہ بجٹ	کل رقم
چھ ہزار روپیا	۱۔ خوراک	مفت	— روپیا
	۲۔ مکان	مفت	—
	۳۔ تعلیم	۵ فی صدی	۳۰۰ ،،
	۴۔ کپڑا	۵ ،،	۳۰۰ ،،
	۵۔ صحت	۵ ،،	۳۰۰ ،،
	۶۔ گھریلو خرچ	مفت	— ،،
	۷۔ سفر خرچ	مفت	— ،،
	۸۔ تفریح	۱۰ فی صدی	۶۰۰ ،،
	۹۔ متفرق	۱۰ ،،	۶۰۰ ،،
	۱۰۔ بچت	۶۵ ،،	۳۹۰۰ ،،
کل آمدنی ۶ ہزار روپیا	کل خرچ	۱۰۰ فی صدی	۶۰۰۰ روپیا

کام اچھا ہو۔ تو معاوضہ بھی اچھا ملتا ہے
کام کام میں فرق ہے
کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ، جو دن رات محنت کرکے بھی کم معاوضہ پاتے ہیں کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو صرف کچھ منٹوں میں کام کرکے بہترین معاوضہ پاتے ہیں

دولت، شہرت، عزت ہی آج کا مذہب ہے
دولت، شہرت، عزت ہی آج کا خدا ہے

آسمان جھک نہیں جاتا ہے

شادی رچانے سے پہلے
میں یہ پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں۔
کہ آپ کے نام بنک میں کتنے پیسے جمع ہیں!

درد کا دھواں

نام ملازم	محبت
عہدہ	سپاہی
آفس کا پتا	گرین پارک، پولیس اسٹیشن
تنخواہ	پانچ سو روپیا
گزیٹیڈ یا نان گزیٹیڈ	نان گزیٹیڈ
فیملی تعداد	سات

میں جو کچھ لکھوں گا سچ لکھوں گا۔ سچ کے سوا کچھ نہیں لکھوں گا۔ میں مندرجہ ذیل جائداد کا مالک ہوں۔

جائداد	موجودہ بھاؤ	ذریعہ
ا۔ ایک دومنزلہ مکان اور آنگن	سات ہزار روپیا	وراثت
ب زمین خشکی	صفر	
زمین آبی	″	
باغات	″	
ج) بس	″	
کار	″	
ٹیکسی	″	
سکوٹر	″	
سائیکل	″	

	موجودہ بھاؤ	ذریعہ
(ل) ٹیلی ویژن	صفر	
ٹیپ ریکارڈ	"	
ریڈیو	"	
ٹرانسسٹر	"	
(ک) بھینس	"	
گائے	"	
گھوڑا	"	
بکری	"	
بھیڑ	ا	
(م) زیورات	"	
کیش	پانچ سو روپیا	بچت
جی پی فنڈ	منفی	
ایل. آئی. سی	صفر	
(ن) کمپنی کارخانوں کی شرکت	"	
دیگر کاروبار	"	

دستخط ملازم

اس دور میں ایک دیانتدار ملازم ترقی نہیں کر سکتا ہے

آدھا مرد

ہوا سارے لوگ کھاتے ہیں
پانی سارے لوگ پیتے ہیں
جن لوگوں کو اپنے نفس پالنے کے لئے روٹی نہیں ملتی ہے
وہ سخت غریب کہلاتے ہیں۔
غریب درد سہنے کے لئے پیدا ہوا ہے
کائنات کا یہ نظام بھی کتنا غلط ہے!
ایک شام رنگیتہ کے آنگن میں ایک مسافر نے آواز دی
پردیسی ہوں۔ روٹی کھلا دو!
زندگی میں کبھی ایسے موڑ بھی آتے ہیں جب انسان کو کسی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے
"سہارے میں زندگی چھا گئی ہے
عورت اگر چاہے مردوں سے زیادہ کما سکے گی
ایک نفس کو پالنے کے لئے کچھ کام تو کرنا ہی پڑتا ہے
رنگیتہ نے مسافر کی آؤ بھگت کی۔
تم بھی جوان ہو؟ ہیں جوان!
مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے
نفس پرستی کے لئے دنیا وجود میں آئی ہے

انسان وقت کو غنیمت سمجھتا ہے

— اس رات اس بھوکے مسافر نے برسوں کی پیاس بجھا دی
اسی رات رنگیتہ کو بھی سکون مل گیا
بچے بھی آرام سے سو گئے
انسان کا ذہن کبھی بے کار نہیں رہتا ہے
عام طور پر ایک مرد کو ایک عورت کی ہی تلاش رہتی ہے
ایک عورت کو بھی ایک مرد کی تلاش رہتی ہے
"جانے کتنے لوگ ہیں
کیا کیا کاروبار کرتے ہیں؟
— مسافر شہر کے چوراہے پر کھڑا رہتا تھا.
اور کسی نہ کسی مرد کو رنگیتہ کے پاس لاتا تھا
رنگیتہ کا جسم ایک دن میں نہ جانے کتنی بار بک جاتا تھا

— جو زیادہ کام کرے وہ زیادہ امیر بن جاتا ہے
دونوں کی تجارت میں کافی نفع ہوئی.

نظریں آزاد ہیں
نظروں کی قید کرنا ایک اخلاقی جرم ہے
ایک دن اس کمیشن ایجنٹ کی نظر ایک لمبے اور مضبوط
نوجوان پر پڑی
اچھا لباس پہن کر آدمی امیر معلوم ہوتا ہے

لیکن ایک آدمی ہی اپنی حالت کو اچھی طرح سے جانتا ہے
— آدمی ناکام کا معلوم ہوتا ہے!
بابوجی، ایک رات کے لئے اس شہر کی حسین لڑکی کی قیمت صرف
ایک سو روپیہ ہے
"ریٹ زیادہ" ہے
بابوجی - مہنگائی ہے
سارا روپیہ میک اپ پر ہی خرچ ہوتا ہے
اور وہ تو ملکۂ حسن ہے - ایک بار تشریف لایئے
زندگی کے یہ راستے جن پر ہم چلتے ہیں
کبھی کبھی بڑی دلچسپ لگتی ہیں
— تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو"
بابوجی پہنچ گئے
وقت بدلتے ہیں۔ خیالات بدلتے ہیں۔
جب خیالات بدل جاتے ہیں تو انسان کا معیار بھی بدل جاتا ہے
اعلیٰ معیار صاف ستھری زندگی کی عکاسی کرتا ہے

تلاش سوچتا رہا۔

"گزشتہ سال جب میں اپنی بیوی اور بچوں کی رحم طلب حالت دیکھ
اس گھر سے بھاگ گیا تھا
تب یہاں کچھ بھی نہیں تھا لیکن آج — ائیرکنڈیشنڈ کمرے
ریڈیو
سٹیپ
ٹیلی ویژن
ٹیلی فون
کافی پلانٹ
قالین
لباس
اور دیگر عالی شان سامان !!

جب ایک خریدار، ایک دکاندار کے پاس سودا خریدنے کے
لئے جاتا ہے۔ دکاندار۔ خریدار کی اچھی آؤ بھگت کرتا ہے
اپنے ہی گھر کا مالک، اپنی بیوی کا یہ نیا ماحول دیکھ کر پہلے
خوف زدہ ہو گیا۔ لیکن بعد میں اس نے حالات سے سمجھوتہ کیا
صبح ایجینٹ نے دستک دی
بابو جی باہر آجاؤ

رول نمبر ۱۷۸

انسان کے لئے ہوا اور پانی بہت ضروری ہے۔ ان کے بغیر زندگی زندگی نہیں۔ ہوا اور پانی کے بغیر زندگی کا وجود نامکمل ہے لیکن ایسا بھی کبھی وقت آتا ہے جب مکمل وجود نامکمل بن جاتا ہے۔ اسکی وجہ ایک تیسری شئے جس کا نام "محبت" ہے۔ محبت زندگی ہے، محبت روحوں کا سنگم ہے، محبت آنکھوں کا ملن ہے، محبت ذہن سے ابھرے ہوئے خیالات کا ردعمل ہے

سوچ سب سے بڑی دولت ہے۔ سنجیدہ لوگوں کی سوچ سنجیدہ ہوتی ہے۔ سوچ ایک کہانی ہے جس کے کردار ہم سب ہیں

آج بھی پروفیسر صاحب سنجیدہ نظر آئے۔ حاضری لینے کے بعد پروفیسر صاحب نے طلباء کو ایک ایک کر کے سٹوری پڑھنے کو کہا

رول نمبر ۱۷۵

"سر! کل میں آیا نہیں۔ مجھے سبق کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے" تشریف رکھئے

رول نمبر ۱۷۶

"سر! ادھورا کام کر چکی ہوں"

"تشریف رکھئے"

رول نمبر ۱۷۰

نوسی سر!

یہ آزاد دور ہے۔ آج کسی کو کسی کا ڈر نہیں ہے۔ انسان اپنی مرضی کا غلام ہے

"رول نمبر ۱۷۸"

"یس سر!"

روپ ایک کیمت ہے۔ ہر لمحے زندگی کا روپ بدلتا رہتا ہے محنت عظمت ہے۔ رول نمبر ۱۷۸ اپنے کام میں مصروف رہتی تھی۔ اچھے طالب علم پر وفیسر صاحب بڑے خوش ہوتے ہیں رول نمبر ۱۷۸ اکھڑی ہوئی اور اپنی "ٹھی ہوئی" دلچسپ کہانی پڑھنا شروع کی۔

"زندگی کا اونچا معیار، اونچی تہذیب کی نشانی ہے۔ اجنتا اور موہن جو دارو آج بھی ہماری املا تہذیب کی عکاسی کرتے ہیں میری جوان مرگ روح آج بھی ناچ رہی ہے!

ایک سال پہلے کی بات ہے

میں کافی ہاؤس میں کافی پی رہی تھی۔

ایک خوبرو نوجوان میری ٹیبل کے قریب آئے

"معاف کیجئے۔ میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"۔

زندگی ملاقات کا نام ہے۔ میں نے اسے اپنے نزدیک بیٹھنے کی اجازت دی۔ پہلے ہی دیکھا دیکھی اس نے میرے دل کو متاثر کیا

محبت کا خدا اندھا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں تیر اور کمان ہے۔ کمان سے تیر نکلتا ہے۔ جو کوئی بھی تیر کا نشانہ بن جاتا ہے، بے چارا محبت کا پجاری بن جاتا ہے

ہم ایک دوسرے کے متعارف ہوئے

"میں نصیبہ ہوں۔ گاندھی نگر میں رہتی ہوں۔ میرے ابا جان جموں کے کئی پرائیویٹ کارخانوں کے مالک ہیں۔ وہ صبح سے شام تک کام میں مشغول رہتے ہیں

میں ڈی اے وی کالج میں پارٹ فسٹ کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔

"میرا نام [illegible] میں اودھم پور کا رہنے والا ہوں اردو میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ میں انٹرویو کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں

آج کی نوجوان نسل کی دو خوبیاں ہیں

نمبر ا۔ یہ لالچی لیٹرے ہیں۔ ہر خوبصورت صورت کو لوٹتے ہیں

نمبر ۲۔ بھوک اور پیاس برداشت نہیں کرتے ہیں

یہ دنیا مختلف خیالات کا ایک مجموعہ ہے

ایک دن امی جان اپنے ایک رشتہ دار کی موت کے سلسلے میں میکے چلی گئی۔ گھر میں اکیلی تھی۔ اکیلے پن میں گناہ کے احساسات کافی بڑھ جاتے ہیں۔ ایک نوجوان خوبصورت لڑکی تنہائی برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ مرد، عورت کا ایک سہارا ہے۔ جب یادیں قابو سے باہر جاتی ہیں۔ تو انسان بے بس ہوتا ہے

تم نے مریم کو اپنے گھر بلایا۔ میٹھی میٹھی باتیں کیں۔ گیت گائے۔ شام کو ایک انگریزی علم بھائی بخشی ــــ وہ آزاد دیش کی ایک آزاد رات تھی۔ احساسات بہا۔ اور آدم مل گئے۔ گناہ پستوں کی طرح مقدس تھا۔
گناہ ایک مٹھاس ہے
دنیا کے ہر آدمی کو اس مٹھاس سے کافی لگاؤ ہے
نوجوان لڑکی کا بدن تاج محل سے کم نہیں ہے
پردے کا دور ختم ہوا
اس کے بعد ندیم کے لئے میرے بدن کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں
دنیا میں تین قسم کے انسان ہیں
نمبر۱۔ سنجیدہ
نمبر۲۔ چنچل
نمبر تین۔ جو سنجیدگی میں مسکراہٹ پیدا کرتے ہیں
طالب علم اس نوجوان پروفیسر کو نمبر ایک قسم میں شمار کرتے تھے
پروفیسر صاحب نے یہ گندے الفاظ برداشت نہیں کئے
پلیز سٹ ڈاؤن (please sit down)
رول نمبر ۱۱۴۸ نے حکم کی تعمیل کی۔ وہ بیٹھ گئی۔ لیکن آنڈس طلباء نے ایک ہی آواز میں کہا
" واقعی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ سر اسے پڑھنے دیجئے

رول نمبر ۱۷۸ - پروفیسر صاحب کے ایک اشارے سے
کھڑی ہوئی اور اپنا مضمون جاری رکھا!
ندیم گھر چلے گئے لیکن پیچھے الفاظ کا سیلاب بہتا
رہا - ایک خط سے آدھی ملاقات ہوتی ہے - ایک محبوب کا
پریم پتر مل کر عید سے بھی زیادہ خوشی نصیب ہوتی ہے
مجھے ایک دن ندیم کی آخری تحریر یہ ملی تھا
آپ کی دعا قبول ہوئی
بس لیکچرر بن گیا
مجھے افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ
گذشتہ ہفتے میری شادی ہوئی - اس شادی کو روکنے کے
لئے میری کوشش ناکام ہوئی
مجھے اب بھول جانا - ملنے کی کوشش نہ کرنا
زندگی ایسا پلاٹ ہے جس کے کیریکٹر وقت کے ساتھ ساتھ
بدلتے رہتے ہیں - یاد ایک گہری چوٹ ہے جس کا کوئی
بھی علاج نہیں ہے سکون انسان کی سب سے بڑی دولت ہے پریشانی
سے سر کے بال بھی نکل جاتے ہیں - پریشانی ایک نوجوان کو
بڈھا بنا دیتی ہے ——— میری سنجیدگی سے میرے
گھر والے کافی پریشان ہو گئے - میری سہیلیاں مجھے سہارا
دیتی رہیں

زندگی ۔ تبدیلی ہے

زندگی آنے جانے کا نام ہے ۔ آج یہاں، کل وہاں، زندگی کا یہ اپنا انوکھا مزاج ہے ۔ اسی دوران ابا جان کو کاروبار کے سلسلے میں جموں سے سرینگر جانا پڑا ۔ کشمیر کی آب و ہوا ان کی صحت کے لئے کافی مفید ثابت ہوئی ۔ اس لئے ابا جان نے کچھ دیر یہیں رہنے کا فیصلہ کیا

محنت عبادت ہے ۔ پارٹ فسٹ پاس کرنے کے بعد ابا جان کی رضا پر میں نے گورنمنٹ ڈگری کالج حضرت بل میں داخلہ لیا ۔

خوبصورتی ایک نعمت ہے ۔ خوبصورتی آگ کی طرح پھیلتی ہے ۔ ایک نوجوان کی نظر ایک خوبصورت لڑکی پر پڑتی ہے ۔ محبت ایک بھوک ہے ۔ بھوک ایک خطرناک بیماری ہے ۔ بیماری کا علاج کرنا ہم سب کا فرض ہے

ایک قحبہ خانے کا معیار ایک کالج کے معیار سے کافی اونچا ہے ۔ زنا خانے کی دیواریں صاف ستھری ہوتی ہیں اس کے برعکس ایک کالج کی دیواروں پر مرد اور عورت کے ننگے خاکے نظر آتے ہیں ۔ باتھ روم یا بلیک بورڈ اور پر فحش باتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں

پہلے دن کالج کے طلباء نے مجھے دیکھ کر سیٹیاں بجائیں ۔ طرح طرح کے نام دیے ۔ گندے سوالات

..... پوچھے۔ لڑکیوں نے مجھے ایک پرائیویٹ روم میں
لیا۔ میرے سارے کپڑے اتار ڈالے گئے۔ پرائیویٹ حصول کا
سنجیدگی سے ملاحظہ کیا گیا۔ میری پستانوں سے دودھ
نکل آ پڑا۔ میں پاکیزگی کے معیار پر نہیں اتری۔ مجھے کاغذی
ایک ہار پہنائی گئی۔ جس پر لکھا گیا تھا " ایک
بدکردار لڑکی۔" مجھے لوٹ پوٹ کرایا گیا۔ سگریٹ پینا
پڑا۔ دیواروں پر مردوں کی بنائی ہوئی تصویریں
کو چومنا پڑا
Homo - sexualty
Lesbianism, Hetero sexualty
پر روشنی ڈالی۔ مجھے نشہ آور گولیاں کھلائی گئیں۔ بے
خودی کا عالم تھا۔ نہ جانے میں نے کیا کیا کیا۔ نہ جانے میں
نے کیا کیا کہا۔

ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت بھی آتی ہے۔ یعنی
ریگنگ کے سبب میرے پہلے تین پریڈ مس ہوئے۔ میں نے
چوتھا پریڈ اٹنڈ کیا۔

ایک جوشیلے پروفیسر نے جنرل لیکچر دینے کے بعد
انٹروڈکشن کرائی۔ ہر ایک سے سوالات پوچھے۔ مجھ سے بھی
کئی سوالات پوچھے —— !
" آپ کا نام"؟

"آپ جان کا اسم شریف"؟
کہاں رہتی ہو؟
پارٹ فرسٹ میں کتنے نمبرات حاصل کئے؟
میں کسی سوال کا جواب نہ دے سکی۔ کسی شریر طالب علم نے
مجھے "گونگی" کہا
رول نمبر ۱۹۵ کلاس کا ایک چالاک طالب علم تھا۔ اس
نے کھڑے ہو کر پروفیسر صاحب سے اجازت مانگی اور رول
نمبر ۱۷۸ سے مخاطب ہوا۔ ۔۔۔ "میں نے پہلے ہی دن
تم کو گونگی کہا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا"
پروفیسر صاحب کے ایک اشارے سے رول نمبر ۱۷۸
اور رول نمبر ۱۹۵ دونوں بیٹھ گئے اور پروفیسر صاحب نے اپنا
اپنا لیکچر شروع کیا
"قدیم شاعری کی دو قسمیں ہیں
نمبر ایک۔ ہلکی
نمبر دو۔ سنجیدہ
ان ہی دو قسموں سے کامیڈی اور ٹریجڈی کی ارتقاء
ہوئی ہے۔ آج میں تمہیں ٹریجڈی کے بارے میں بتا
رہا ہوں۔ ۔۔ ٹریجڈی کی بنیاد سب سے پہلے یونان کے
اسکائی لس Aeschylus نے ڈالی۔ ٹریجڈی کے لئے

پانچ عناصر لازمی ہیں۔
۱۔ پلاٹ
۲۔ کردار
۳۔ زبان
۴۔ تاثرات یعنی احساسات اور جذبات
۵۔ موسیقی

آج کے نوجوان ہلکی باتیں ہی پسند کرتے ہیں۔ ابھی پروفیسر صاحب پلاٹ ہی بیان کر رہے تھے۔ کہ طلبا کی دلچسپی جاتی رہی۔ رول نمبر ۱۹۹ کالج کا ایک شریر لڑکا تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور پروفیسر صاحب سے مخاطب ہوا۔

"سر رول نمبر ۱۷۰ نے واقعی ایک دلچسپ کہانی لکھی ہے انہیں کہنے دیجیے!"

تمام طلبا نے رول نمبر ۱۹۹ کا ساتھ دیا۔
آج نفسیاتی اداروں میں طلباء کا ذہن ہے اس لیے کبھی کبھی ایک سنجیدہ پروفیسر بھی ان کی کسی بات پر اتفاق کرتا ہے

رول نمبر ۱۷۰ نے "دلچسپ کہانی" جاری رکھی
...... کبھی کبھی ایسا وقت بھی آیا ہے جب ایک مریض کو

...لا علاج کیا جاتا ہے۔ میں درد برداشت نہ
کر سکی۔۔ میں نے خودکشی بھی کی۔ لیکن .... پھر بھی ....
زندہ رہی ....!"

غم کا اثر آواز پر بھی پڑتا ہے۔ رول نمبر ۱۴۸ کی
کی آواز دھیمی پڑی۔ وہ کچھ پڑھ نہ سکی۔ اٹھارہ سال
کی یہ سندر سے بے ہوش ہو گئی۔ ہوش میں لانے کے لئے
ہمارے طالب علم اس کے گرد جمع ہوئے۔ انسان جو ہوتا
ہے نہیں پاتا ہے۔ پریشانی یقینی ہے۔ پروفیسر صاحب
بھی کافی اداس نظر آئے۔ - جذبات پر قابو کرنا
نوجوان کے لئے شدید بحران ہے

...... وہ عورت کافی جبن ہے۔ اس کی چھاتی
ننگی ہے۔ وہ ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتی ہے -
پرائیویٹ حصے سے ساڑھی گر جانے کا یقین ہے -
مقام تو کیسے بھی بے چاری۔ - اس کے ہاتھ پہلے ہی
کاٹ لئے گئے ہیں!

جب لڑکیاں نہاتی ہیں وہ خوب صورت
آوارہ ان کے کپڑے چراتا ہے۔ محبت کی شناخت میں
چھپ کر ان کے ننگے حصوں کو دیکھ کر خوشی سے
بانسری بجاتا ہے

اس کے رام کو جنگل میں پھرنے کی بری عادت تھی
جس کے نتیجے میں محبت کے پہلوان نے مسکراتی سیتا کو
لکیر سے پار کر کے، اپنے لبستر ے کا ہم سفر بنایا ہے
پاپ کا وجود انسان کا اپنا وجود ہے۔ عورت
پاپ کا نام ہے۔ پاپ کا انجام، پاپ ہی ہوتا ہے۔ میری
دھرتی پر بھی ایک گندہ پھول کھل رہا ہے، اس بے نام
بد نام پھول کا نام ہے "............." اس نے پروفیسر کی
طرف اشارہ کیا۔؟
حیرانگی کی بھی حد ہوتی ہے۔ پچاس طلبا پر مشتمل
کلاس پر قابو کرنے میں اس وقت پروفیسر صاحب بری
طرح ناکام ہوئے
ہر شے فنا ہونے والی ہے۔ زندگی کا انجام موت ہے
دوسرے دن پروفیسر صاحب کی لاش مقامی کالج کے
دروازے پر پائی گئی۔ ہر ا چھی اور بری خبر آگ کی طرح
پھیلتی ہے
دوسرے دن اخباروں میں یہ سرخی شائع ہوئی
"مافیا (Mafia) کے ایک نوجوان آفیسر کی موت"
یوسف کی ایک ہی جھلک سے ساری لڑکیاں اس قدر محو
ہو گئیں کہ انہیں سیب کی بجائے اپنے ہی ہاتھ کاٹنے شروع

گئے۔ یہ دیکھ کر زلیخا نے اپنی سہیلیوں سے کہا۔ یہی میرا
یوسف ہے۔ جس پر میں فدا ہوئی ہوں!

جس وقت نصیبہ نے ندیم کی لاش ٹی وی پہ
دیکھی اُس نے آنسو بہائے!

میں نے ٹی وی آف کیا
اور اپنی کلاس (۳) تھیلے کو ہٹانے کی کوشش کی
اس وقت نصیبہ کی سہیلیاں آمنہ اور حما بھی موجود تھیں
انسان جنگل میں اٹریں گذارنے کے حق میں ہے

دیوتا - آج بھی جنم لیتے ہیں

آدم نے اس دھرتی کو بھی بری طرح گندہ کیا ہے
اُس نے اس وقت مذہب اور رشتے کو ٹھکرایا
جب اُس نے اپنی بیٹی اور بیٹے کو آپس میں گناہ کرنے کے
طریقے سکھائے

مغفرت کا دن تھا
کافی لوگ انتظار کر رہے تھے!

٭ "قحط کے دوران اپنی چھوٹی بیٹی کو ذبح کر کے اس کا
گوشت کھایا"

٭ "اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی نوجوان لڑکی سے شادی کی"

٭ "ایک دن جب میں کالج سے گھر واپس آئی - میں نے دیکھا
ایک کالا آدمی میری ماں کے ساتھ جبراً گناہ کر رہا
تھا - یہ دیکھتے ہی میں نے اس وحشی پر اپنے چاقو
سے وار کیا - وہ بدچلن میری ماں کے سینے پر ہی دم توڑ گیا!"

٭ "اپنے دیش کی خوبصورت لڑکیاں تھائی لینڈ کے
قحبہ خانوں میں بھرتی کرنے والا میں ہی تھا ہوں"

٭ "[illegible] لاش کو قبروں سے نکال کر ان کا گوشت

ہوٹلوں میں مہیا کرتے تالا میں ہی ہوا؟

" ایک دن میرے در پر ایک معصوم بھکارن نے آواز دی۔ روٹی کھلا دو! بھگوان بھلا کرے یہانے
اُسے اندر بلایا
اس کی بھوک تو میں نے مٹا دی۔ لیکن
پہلے میں وحشی بنا اس کے ننگے بدن پر
.... میں نے اُسے ایک مہینے کے بعد
اپنے جال سے آزاد کیا

★ " ایک نا ستک ہوں، گرجوں، مندروں
مسجدوں اور مختلف استھانوں کو جلایا "
بے شمار مذہب اپنانے والوں کو زندہ جلایا "

★ " نقلی سکے بنانے والا بھی میں ہوں "

★ " ہریجنوں پر کافی ظلم کیا،
ان کے گھر جلائے۔ ان کی زمین پر اپنا قبضہ
جمایا۔ ان کی شریف لڑکیوں کو رنڈی بنایا "

★ " اپنے باپ کو قتل کر کے اپنی خوب صورت
ماں سے شادی رچائی "

★ " نوجوان نسل کو مار کر ان کے اندرونی اعضا
سے ایک دس نکالا! کرتا تھا۔ میرے ....

میں ہر صبح و شام پیتا رہا۔"

★ "پانی میں سنکھیا اور بھنگ ملائی اور پھر اُسے ایک دوائی کا نام دیا" زکام کا فوری علاج" یہ دوائی تقریباً چار لاکھ لوگوں نے استعمال کی اس کے زہریلے اثرات سے لوگ اپنی بینائی سے محروم ہوئے۔ بہت سے لوگ خود کشی کے شکار ہوئے۔ لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہے"۔

★ "میں نے بچے اغوا کئے۔ انہیں معذور بنا کر بھیک مانگنے پر مجبور کیا۔ ان کی آمدنی پر میں نے خوب شراب پی لی۔ جو اکیلا اور ہر ہفتے ایک خوب صورت بچے کو مار کر اس کا گوشت کھاتا رہا۔"

★ "جب کبھی بھی مجھے کسی لڑکی کے ساتھ اپنی جنسی پیاس بجھانے کا موقع ملا۔ میں انہیں فعل کے دوران ہی چاقو سے مار ڈالتا رہا۔"

★ "ایک دن میں نے ایک بچے کو اغوا کیا اسے تیزاب میں ڈال دیا اس تڑپتے ہوئے بچے کی میں نے مختلف تصویریں

کیمبیں جن یہ مجھے ایک عظیم فوٹو گرافر
کا اعزاز مل گیا ۔ مجھے آج بھی یہ
خوف ہے کہ یہ تصویریں اس گناہ گار
حادثے کی یاد دلاتی ہیں" !

★ بھگوان شیو کو خوش کرنے کے لئے
اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے کا سر جسم
سے الگ کر کے شیو کے چرنوں میں رکھ دیا
لیما ندگی کا دوسرا نام جہالت ہے" !

★ میں اور میرے دوستوں نے ایک گھر پر ڈاکہ
کیا ۔ گھر کی ساری دولت لوٹ لی ۔ عورتوں
کی عزت لوٹنے کے بعد تمام دروازے بند
کر کے اس گھر کو آگ لگا دی ۔ گھر کے سارے
افراد راکھ ہو گئے

★ جب بھوک اور پیاس نے کافی ستایا ۔ تب
اپنی بیوی اور بچوں کو زہر پلا کر ہلاک
کیا" !

★ پتی کی موت کے بعد اپنا پیٹ پالنے کے لئے
میں نے شہر کے بدچلن آوارہ لڑکوں کے لئے
اپنے گھر کے دروازے کھلے رکھے" !

گناہ فطرتی ہے۔ معاف کرنا اللہ کی ایک بڑی خوبی ہے
سارے لوگ رحمت کے حقدار ہیں

سائیں بابا نے ایک ایک کر کے سب کی سن لی۔
اس نے ہاتھ بلند کئے، دعا مانگی، نور برسا
جاؤ اللہ نے تمہارے گناہوں کی مغفرت کی!
قطار میں ایک خوبرو، نوجوان بھی تھا۔ اس کی شخصیت
عام لوگوں سے مختلف اور متاثر کن تھی۔ جونہی وہ بابا جی کے
پاس پہنچا۔ اس نے زار و زار رو دیا۔ رونے سے بوجھ اترتا ہے
حرارت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے

بیٹے! روشن! اللہ معاف کرنے والا ہے
اپنے پاپ کا ذکر کرو
اور بھی لوگ جمع ہوئے ہیں۔
کم بولنا۔ اچھے لوگوں کی پہچان ہے
میرے بڑے بھیا نے شراب کے لئے پیسے نہ دینے پر اپنی بہن
کے ساتھ زنا کیا۔ کمزور ماں نے اسے پیٹا۔ لیکن
اس کے عوض میں اس اوباش نے اپنی بوڑھی ماں کا
گلا دبا دیا۔ ماں تڑپ تڑپ کر مر گئی! اور وہ
بھاگ گیا۔
میں کیا کروں

مار یہی گیا۔ سماج میں عزت کی خاطر میں نے
اس بچے کو دریا میں پھینک دیا۔ بعد میں
میری بہن نے زہر کھا کر جان دی۔!!
—— سائیں بابا۔ میرے لئے دعا کرو۔ اور
میں نے اپنی بہن سے وعدہ کیا کہ میں اُس
کلنکیے سے ضرور انتقام لوں گا۔ سائیں بابا! مجھے
اس کا پتا بھی بتا دو۔ کافی دور سے آیا ہوں۔
تمہارے پاس!!
ایک فاضل بھی کسی کے غم میں شریک ہوتا ہے
لوگ کہتے ہیں، سائیں بابا نے کئی بار دوگناہ سے پکڑیاں
سائیں بابا نے۔ نوجوان سے سوالات پوچھے

○ تمہارا نام؟
احساس
○ کہاں رہتے ہو
دوجہ۔ ساون
○ بہن کا نام؟
لشیر
○ باپ کا نام

اس بدمعاش کا نام "کائنات" ہے

- کون سی کائنات ہے؟

یہ تو تو ہے سب۔ ماں، بہن اور کائنات
کائنات کی چھاتی پر ایک بڑا کالا تل بھی ہے!

- تمہارے باپ کا نام؟

"تسلیق"

خدا اسی کو برے دن مت دکھائے
جس دن میں پیدا ہوا۔ اسی دن ابا جان کار کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے
کائنات نے مجھے منحوس قرار دیا
بہن اور ماں کی رائے کے خلاف مجھے کسی دوسرے آدمی کے حوالے کیا
جہاں سے میں نے اپنی نئی زندگی شروع کی۔

- یہ سب باتیں تجھے کیسے معلوم؟

نسخہ لکھا کرتی تھی۔ نگینہ رسول کے پیچھے پیچھے

- نگینہ رسول؟

جس نے مجھے بھائی بہن، ماں باپ کا پیار دیا
گزشتہ سال اللہ کو پیارے ہو گئے
نوجوان کی باتیں سن کر سادھو بابا نے [illegible] مرحوم کو

ایک تاریخی واقعہ سنایا

فتح مکہ کے بعد جب حضرت محمدؐ مکے میں داخل ہوئے
تو دشمنوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا۔
اس وقت ایک عورت آئی اور پوچھا
"اے خدا کے رسولؐ کیا مجھے بھی معاف کیا گیا"
آپ نے فرمایا "آپ کون ہیں"؟
جواب ملا۔ میں ابوسفیان کی بیوی ہندہ ہوں
آپ نے فرمایا۔ وہی جس نے میرے چچا کو قتل کر دیا اور پھر
ان کا کلیجہ دانتوں سے چبایا"
ہندہ نے جواب۔ ہاں میں وہی ہوں"
آپ نے فرمایا جا تجھے بھی معاف کیا۔ اگرچہ تو نے محمدؐ کو
بہت صدمہ پہنچایا ہے"
تاریخی واقعہ سنانے کے بعد سائیں بابا نے حسب معمول
اپنا معجزہ دکھایا ہاتھ بلند کئے۔ لب ہلائے۔ چند منٹوں میں چاروں
اور نور ہی نور پھیلایا
بیٹے اللہ نے تمہارے گناہ معاف کئے
اور اب رہی تمہارے بھائی کی پہچان"؟
سائیں بابا کے ایک اشارے سے پانی سے بھرا ایک برتن لایا گیا
وہ کھڑا ہوا۔ مورخ کی طرح سارے لوگ ۔۔۔ گئے
احساس کو بھی اپنے قریب کھڑا کیا

اس نے آسمان کی طرف پھر ہاتھ اٹھائے
"لب ہلائے، دعا مانگی، رحمت برسی، روشنی روشنی پھیلا
ایک خوب صورت چہرے کو چومنا زندگی کے حسین واقعوں میں شمار
کیا جاتا ہے۔
سائیں بابا نے احساس کو چوما
اس کے ایک اشارہ سے لوگ اور بھی نزدیک آگئے
معجزہ بڑے لوگوں کی پہچان ہے
لوگوں نے سائیں بابا کے سامنے رکھے ہوئے پانی کے برتن میں اس
قاتل اور پاپی کی شکل دیکھی۔
جس کے لئے احساس کو برسوں سے تلاش تھی
کبھی کبھی ایسا وقت بھی آتا ہے جب ایک آدمی گناہ کرتا ہے
لیکن باقی لوگ اس کے گناہ پر پردہ ڈالتے ہیں۔ نادان لوگ
سوچتے ہیں کہ بڑے آدمی گناہ نہیں کرتے ہیں
آخری باری احساس کی تھی۔
وہ اسے دیکھتا رہا۔ غور سے دیکھتا رہا
پہلے اُسے بھی یقین نہیں آیا ...... انسان خون کا
پیاسا ہے
وہ اپنے دشمن پر شیر کی طرح کود پڑا
لوگوں نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ رک نہ سکا۔

اپنے بھائی کو منٹوں میں نیست و نابود کیا
اس کی آنکھیں نکالیں، زبان کاٹی۔ پاوں ہاتھ کاٹے
جب شہر میں زبردست آگ لگ جاتی ہے تو ہمارا ایک منا
پہاڑی پر چڑھ کر خوشی سے بانسری بجاتا ہے
اس رات احساس کو چین ملا۔
دوسرے دن اخبار میں یہ سرخی شائع ہوئی
ایک نوجوان نے بے رحمی سے سائیں بابا کا قتل کیا"
جب مذہب سماج اور رشتے نے اسے اپنی کمر تک زمین
میں گاڑ دیا۔ تو کالے لوگوں نے نرم نرم چنچل بدن پر پتھراؤ
شروع کیا۔ ایک ذہین نوجوان بھی وہیں موجود تھا۔ اس نے
ظلم کے خلاف بغاوت کا جھنڈا لہرایا۔ اس نے لوگوں سے
کہا! نہیں نہیں
اس پر پتھر مت مارو
وہی اس پر پتھر مارے گا۔ جس نے ابھی تک کوئی گناہ
نہیں کیا ہے"!
یہاں رشتہ رشتہ نہیں ہے
یہاں مذہب مذہب نہیں ہے
ہم سب کا احساس مر چکا ہے!

چہرے

○

زندگی رعنائی کا نام ہے
نعمتیں سب یکساں ہیں
صرف مٹھاس میں فرق ہے
"خوب صورتی" جنت کی ایک نعمت ہے
یہ چہرہ کتنا خوب صورت چہرہ ہے

○

رحمت کی موت نہیں ہوتی ہے
اچھے بول - ایک رحمت ہے
اچھے بول ہی سے ایک انسان کامیاب رہتا ہے
میٹھے اور سریلے بول کے لئے ان اعضاء کی
اچھی بناوٹ کا ہونا بہت ضروری ہے

۱- لب
۲- دانت
۳- زبان
۴- گلا

اس چہرے کو دیکھو
کتنا بدنصیب چہرہ ہے
اس رحمت سے محروم ہوا ہے

کسی بھی چہرے میں یہ خاصیتیں نہ ہوں

۱۔ شرافت

۲۔ دیانت داری

۳۔ عزت

۴۔ بدصورتی

آج کل انسان کی یہ اچھی خاصیتیں ذلیل ہو کر مر جاتی ہیں
آج کل ان چہروں کا کامیاب ہونا بہت ہی کٹھن ہے

○

"انگوٹھا ـــ چہرے کا دوسرا نام ہے
میرے سامنے کیریکٹر کی بنیاد صرف انگوٹھے پر ہی رہا ہے
یہ خوفناک انگوٹھا خوفناک چہرے کی نشانی ہے
یہ چہرہ ـــ ایک قاتل کا چہرہ ہے
کوئی شخص کسی کو مار کر ہی اپنی پیاس بجھاتا ہے"

○

نیند ۔ آدمی کا دوست ہے
نیند ۔ خدا کی بھی دوست ہے۔ کیونکہ خود اس نے
ساتویں دن آرام کیا ہے !
یہ چہرہ — نیند کی خاطر دوائی کا سہارا لیتا ہے!
بنا دوائی نیند
بنا دوائی آرام !!

۵

اس چہرے کی علامتیں مختلف لیکن دلکش ہیں

۱۔ برداشت، شرافت، سنجیدگی
۲۔ مہربانی، نیکی
۳۔ سخاوت
۴۔ حلیمی
۵۔ خوش اخلاقی
۶۔ اچھی طبیعت، اچھا مزاج
۷۔ سچائی۔

یہ چہرہ ایک پیغمبر کا چہرہ معلوم ہوتا ہے بے چارہ اس جاسوسی کی دنیا میں جانے کہاں تک جائے گا

○

پریشانی وہ کیڑا ہے جو ایک درخت کو کھوکھلا کرتی ہے
اس چہرے کی رنگت کبھی روشن نہیں آتا ہے
اسے اپنے کو ستم ناک سمجھنے کی عادت ہو گئی ہے
یہ ہر وہ موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے

○

ہمارا جسم خلیوں (سیلز) کا بنا ہوا ہے
بڑھاپے یا کسی بیماری کے باعث جب یہ خلیے
مرجاتے ہیں تب ہم بھی مرجاتے ہیں
اس چہرے کو شمشان گھاٹ تک لیجانے والا بھی
کوئی نہیں ہے!
"رام نام ستیہ ہے"
"نانک دکھیا سنسار"
بے شک ہم تیرے ہیں تیری ہی طرف لوٹ رہے ہیں

○

محبت تو دنیا کی تمام بیماریوں کا علاج ہے
محبت ہی آدمی کو انسان بناتی ہے
اس لئے یہ بھولا بسرا چہرہ بھی محبت ڈھونڈتا ہے
لیکن اسے معلوم نہیں
آج کوئی کسی پر مرتا نہیں ہے
آج کوئی کسی پر مرتی نہیں ہے
محبت کا جنازہ کب کا اٹھ چکا ہے

○

ایک چور اور عورت میں کچھ فرق نہیں ہے
ایک چور بھی دولت چراتا ہے
ایک پیشہ ور عورت بھی دولت چراتی ہے!
یہ جوانی ایک کھلونا ہے جسے کھیل کر توڑ دیا جاتا ہے
یہ نوجوان چہرے اور بچے لوگوں کے اشاروں پر
بکے جا رہے ہیں!
ہمارے شہر میں بےکاری اور غربت کا مسئلہ ہے!

○

انسان کا دنیاوی احساس کیریکٹر پر ہے
انسان کی عادت بدلنا ایک سمندر کو پار کرنے کے
برابر ہے
وہ آزاد چہرہ شام ہوتے ہی ایک کونے میں رہتی ہے
کوئی خوبصورت تمہارا چہرہ دیکھ کر ہنستی ہے
خواب سچے ہوتے ہیں۔
میں نے کل تمہیں خواب میں دیکھا۔ اسی موڑ پر ملے تھے

گھر چلیں
گھر چلنا کوئی مشکل نہیں ہے
میں نے تمہارے لئے رنگ دار، خوشبودار، نرم نرم بستر
بنا لیا ہے
اس پر میری لگن کی چادر بچھا دی ہے
پیار زندگی ہے
آؤ۔ ہم ساری رات پیار کریں!
جس شہر میں آزاد پرندے رہتے ہیں وہاں پنجرے
نہیں بک پاتے

○

"آنکھیں سب کو دیکھتی ہیں"

یہ آنکھیں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں

ہر چیز کے اندر ایک خفیہ طاقت ہے

یہ طاقت جتنی مضبوط ہوتی ہے اتنا ہی انسان کا فن بھی مضبوط ہے

انسان جب کائنات کو جان سکتا ہے

اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیت کو کیوں نہیں جان سکے گا

محبت عبادت ہے

انسان اپنی محنت سے کوئی بھی علم سیکھ سکتا ہے

ایک عالم کی دو نشانیاں ہیں
۱۔ آنکھوں میں جادو
۲۔ چہرے پر خوف اور احساس
کتنا بدنصیب ہے وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے۔

○

یہ پہچان ایک دولت ہے
دور سے معلوم ہوتا ہے یہ ــ ایک شاعر
آرٹسٹ، یا
موسیقار کا چہرہ ہے
احساس کے پھول ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
لیکن آج احساس کہاں؟

- یہ ہسپتال کے اداس چہرے ہیں!
- یہ چہرہ ــ اپنے ہی چہرے کو کیوں مارتا ہے؟
- پتھر اور چہرے کا رشتہ بھی کتنا نازک ہے

O

اسسٹنٹ پران چہروں کا جائزہ لینے کے بعد میں
اور میری محبوبہ بس میں سوار ہوئے۔
"آپ۔ چیلس ماچس تو نہیں"؟
"بھائی جان! میں سگریٹ نہیں پیتا ہوں"
جونہی اس نے میرے چہرے کی طرف دیکھا۔ ایک
قہقہہ لگایا۔
"اُس نوجوان چہرے کو کیا ہوا؟
میرے چہرے کی طرف دیکھ کر پھر اس نے زور سے ہنسا
قہقہوں کا سلسلہ بہت دیر تک قائم رہا!
چھیڑنے کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں۔
لیکن یہ بھی کیا انداز ہے
دوسروں کو پریشان کرنا اچھی بات نہیں ہے
زندگی میں ایسے اوقات بھی آتے ہیں جب انسان
پوچھنا چاہتا ہے لیکن پوچھ نہیں سکتا ہے
بس میں موجود ایک بے داغ چہرے کو مجھ پر ترس آیا
"بھائی صاحب! ملبے کے نیچے دبا ہوا چہرہ ہے!
اخبار کا مطالعہ کیجئے"
مطالعہ کرنے سے ایک آدمی۔ انسان بن جاتا ہے

میری دو آنکھیں مطالعے میں مصروف رہیں
اس نوجوان نے پیچھے کی طرف میرے بلیے پیلے بال کھینچ
کر میرے مطالعے میں خلل ڈالا۔
"ہاتھ ملاؤ"
"پاگل ہوئے ہو"
وہ ہنستا رہا۔ اس نے تالیاں بجائیں
اس دوران پچھلی سیٹ سے آواز آئی
" خوب صورت چہرے کو خوب صورت چہرے ہی
پسند کرتے ہیں
جنون ۔ طنز سے کم نہیں ہے
میرے ساتھ بیٹھی ہوئی ماہ ناز کو یہ بڑا محسوس ہوا۔
زمانہ کھڑی ہوئی
" پڑھے لکھے چہرے بھی بدتمیز ہوتے ہیں
کالے چہروں کے سفید دانتوں نے زمانہ کا سواگت کیا
بس رک گئی
زبردست خلل مچ گئی
وہ قہقہوں سے بھرپور نعرہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا تھا!
جمع ہوئے لوگوں نے ایک انسان کو آدمی سے

چھٹکارا دلایا۔

"زمانہ! یہ سب چہرے سائنس کی طرف کیوں دیکھ
رہے ہیں۔!
تم بھی دیکھو!
کیا سائنس کا چہرہ خوب صورت نہیں ہے
چہرہ کی بناوٹ میں کوئی نقص تو نہیں ہے"!
کائنات کی ہر شے خوب صورت ہے
مایوسی کی کوئی حد ہوتی ہے
سائنس! اتنے پریشان کیوں ہوئے ہو
پاگل کو سب لوگ پاگل نظر آتے ہیں
پاگل کو عزت سے پیار نہیں ہوتا ہے
وہ بے چارہ پاگل ہے۔ چلا گیا ......!
"زمانہ! وہ ابھی بھی ہنس رہا ہے
بس اڈے پر موجود یہ لوگ میری طرف انگلیاں اٹھاتے
ہیں۔"
"تم کافی پریشان نظر آتے ہو
چلو ہم کافی پیتے ہیں!
ہر اچھے ہوٹل میں ریڈیو ٹرانسسٹر۔ ٹیپ

ریکارڈ، ٹیلی ویژن، ناچ، نغمے، ٹوسٹ
محفلیں، قہقہے ہوتے ہیں۔
یہ قدرتی بات ہے۔ کمرے میں داخل ہونے والے کو
کمرے میں موجود لوگ دیکھتے ہیں
" زمانہ! یہ سارے چہرے بھی میرے چہرے کی طرف
ہی دیکھ رہے ہیں
تم بھی تو میرے ساتھ ہو۔ تیری طرف کوئی اشارہ
بھی نہیں کرتا ہے
یہ چہرے مجھ سے کیا پوچھتے ہیں
میرا چہرہ انہیں کیا جواب دیتا ہے"!
یہ حقارت کس نے ایجاد کی ہے؟

محفلوں میں اکثر سنجیدہ لوگ ناکام رہتے ہیں
اس لئے کبھی کبھی سنجیدہ لوگ بھی اپنی سنجیدگی کا اظہار نہیں
کرتے ہیں
اصل شیشہ وہی ہے جس میں انسان کی اصل شکل
نظر آتی ہے
بتا نقص بھی کون ہے؟
ایک زبردست چیخ نے کافی ہاؤس میں خلل ڈالی —!
"یہ میرا چہرہ نہیں ہے!
یہ میرا چہرہ نہیں ہے!
یہ ہونٹ، دانت، ناک، آنکھیں، کان میرے نہیں ہیں!
لوگو! میری تصویروں سے میرا مقابلہ کرو!
میرا چہرہ ایسا نہیں ہے"!
انسان بے بس ہوتا ہے
انسان وحشی بھی بن جاتا ہے
شیشہ چکنا چور ہوا
انسان اپنی دل شکنی کے سبب بھاگ جاتا ہے
"زمانہ نے ٹیبل نمبر ۷ کا بل ادا کیا
لڑکیوں کے ساتھ ہوٹلوں میں راتیں گذارنا

نوجوانوں کا دھرم بن گیا ہے
"زمانہ نے یہ سنگین رات ہوٹل کے بجائے اپنے ہمراہ کے
ساتھ پاگل خانے میں گذاری۔
رشتے بہت ہی نازک ہوتے ہیں۔
برسوں سجائے ہوئے رشتے لمحوں میں ٹوٹ
جاتے ہیں

دائرے کا کرب

میں اُسے خوشی کے علاوہ کچھ اور دے نہ سکا
اُسے "سکون" تو ملا
لیکن میں دائروں میں پھنس گیا

بے برکت دعائیں

میں بہت عرصے سے یہ دعا مانگتے آیا ہوں
اے اللہ! مجھ سے اب کوئی گناہ نہ ہونے پائے
لیکن آج تک اس کے برعکس ہوا!
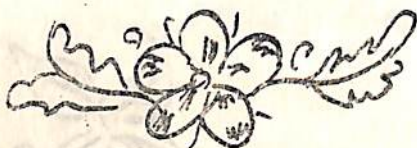
حاملہ سوچ

"کیا سوچتی ہو"؟

"سوچتی ہوں

دولت کمانے کے لئے

چوبیس گھنٹے دروازے اور کھڑکیاں کھولا کروں"

"ہمراہ دارالاشاعت" کی کچھ کتابیں

۱۔ سچے الفاظ ⭑ ہمراہ کشمیری

آوارہ احساس ⭑ ہمراہ کشمیری

(مصنف کچھ اور کتابوں کی ترتیب دے رہے ہیں)

AWARAH EHSAAS

BY

Hamrah Kashmir

(ریلی پرنٹرز سرینگر)